بالفاظ خواستن و دادن و گرفتن استعمال کنند **مؤلف** گوید کہ این لغت عرب است بقول صاحب منتخب روا داشتن و فروگذاشتن و صلہ دادن و دستوری دادن (الخ) انچہ بہار انحصار مصادر کند و ملحقات این باقی نماند و استعمال فارسیان بدون (ترکیب با مصدر فارسی) بمعنی حاصل المصدر باشد و فارسیان اجازہ بہای ہوز آخرہ ہم ہمین معنی آوردہ اند چنانکہ بہ (اجازہ خواستن می آید - (عرفی سے) اگر اجازت عرفی اشارہ فرماید زہی کنم زگہر گنج رمز ایما را ؛ (اردو) اجازت - بقول امیر (عربی - اردو مین مستعمل) مونث - پروانگی رخصت کسی امر کی منظوری (فقرۂ امیر) "ہمارے کلام مجید مین اہل کتاب کے ساتھ کھانے کی صریح اجازت موجود ہے"

اجازت آوردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ بمعنی دستوری حاصل کردن است و حکم گرفتن (عرفی شیرازی سے) اجازت قدم ادب یار تا بدہم چکہ ہست منت ازین توتیا بدیدۂ حور ؛ (اردو) اجازت لینا - بقول امیر منظوری حاصل کرنا (قلق سے) کیا اجازت تو لے چکا ہمدم ؛ میرے سر کی قسم تو کھا ہمدم ؛ ہم کہتے ہین کہ اجازت لانا بھی کہہ سکتے ہین - بمعنی حکم لانا - منظوری لانا -

اجازت خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ بمعنی حکم خواستن باشد و استدعای دستوری کردن سندش متعلق است از (اجازہ خواستن) عیبی ندارد (سلمان ساوجی سے) تا بکنون نخواستم چیزی ؛ از تو اکنون اجازہ می خواہم ؛ (اردو) اجازت چاہنا اجازت مانگنا - بقول امیر کسی بات کی پروانگی

یا رخصت چاہنا (فقرۂ امیر) بھائی جان نے تو منظور کرلیا اب مین آپ سے بھی اجازت چاہتا ہون"۔ (نسیم سے) نہ آنا تم اجازت مانگنے کو ٭ نہ دکھلانا ہمین صورت سفر کی ٭

اجازت دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ دستوری دادن و عطا کردن است (حافظ شیرازی سے) نمی دہند اجازت مرا بسیر و سفر ٭ نسیم باد مصلا و آب رکنا باد ٭ (انوری سے) بندہ گر دہی تو اجازت چو بندگان ٭ در خدمت رخ تو کمر ماہ و آفتاب ٭ (ولہ سے) صاحبا بندہ را اجازت دہ ٭ تا بگوید کہ دشمنت چون باد ٭ (اردو) اجازت دینا۔ بقول امیر پروانگی دینا رخصت دینا (نسیم سے) اجازت تجکو دیتا ہون خوشی سے قتل کر لیکن ٭ مناسب ہے رہے قاتل خیال آبروے میرا ٭

اجازت داشتن | استعمال۔ بمعنی مجاز بودن (۱۲۰۵) چنانکہ عرفی گوید (سے) اگر بہ راز فشانی لبم اجازت داشت ٭ چہا بجا بدطاعت فروش می کردم ٭ (اردو) اجازت رکھنا۔ مجاز ہونا۔

اجازت گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ حاصل کردن دستوری (صائب اصفہانی سے) اگرچہ خوش نبود سیر بوستان تنہا ٭ گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا ٭ (عرفی سے) چون شد دین تحفۂ خلوت گرفت ٭ شد گہرافشان و اجازت گرفت (اردو) اجازت لینا۔ بقول امیر منظوری حاصل کرنا (فقرۂ امیر) آپ ان سے اجازت لیجیے تو مین روپیہ دیدون"۔

اجازت یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ دستوری حاصل کردن (ملا جامی سے) یافت اجازت کہ ز اقلیم راز ٭ راحلہ راند بحریم حجاز ٭ (انوری سے) نام شب از صحیفۂ ایام بستر ٭ از رای تو

اجازت گر یا بہ آفتاب ؛ (اردو) اجازت پانا - امیر نے (اجازت ملنا) معنی منظوری حاصل ہونا لکھا ہے (نسیم سے) نسیم اب شکر کی جا ہے لحاظ اسکا ٹوٹا ؛ نہ ملی ہمکو اجازت لطف پہلو سے صنم پایا نہ

اجازہ | صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم (اجازہ) بہ ہاے ہوز آخرہ بمعنی اجازت استعمال می کنند (الخ) و این ظاہر است کہ در عربی اجازت بتای مدورہ باشد پس عادت فارسیانست کہ تای مدورہ را گاہی بتای دراز نویسند گاہی تای مدورہ را بہ ہا چون دولۃ را دولت و دولہ سند این بر اجازت خواستن گذشت (اردو) دیکھو اجازت

اجاغ | بقول بہار بالضم و غین معجمہ یا قاف (۱) دیگدان و آتش دان و (۲) بمعنی دودمان

اجاق | و خاندان فرماید کہ ہر دو معنی از اہل زبان بتحقیق پیوستہ (والہ ہروی سلہ) ز شمع بزمش آگہ نیست والہ یک می بیند ؛ پر پروانہ جانی ہمہ سوزان در اجاغ او ؛ گوید کہ تمام غزل مبنی بر قافیۂ داغ و باغ است (طغرا سلہ) شعلہ طبعان را نخیزد چون خودی از دودمان ؛ در اجاق از آتش سوزان کف خاکستر است ؛ (محمد سعید اشرف سلہ) با اجاق شاہ مردان ہر کہ حضمی می کند ؛ خانہ اش را روشنی از خانہ روشن کردن است ؛ خان آرزو در چراغ بر لفظ (اجاق) گوید کہ این لغت ترکی است و فرماید کہ معنی دوم ظاہر امجاز است صاحب قواعد فارسی صراحت کردہ است کہ ترکان بجای (قاف) استعمال (غین معجمہ) کنند و ہم فرماید کہ اگر در لغت فارسی (قاف) بنظر آید قیاس باید کرد کہ اصلش (غین معجمہ یا کاف) باشد صاحب جامع اللغات بحوالۂ روزمرۂ عجم (اجاق) و (اوجاق) را بمعنی دیگدان و تنور آوردہ و صاحب لغات ترکی (اچاغ) بہ جیم دوم فارسی و غین معجمہ بمعنی اول نوشتہ و (اوچاق) بہ واو دوم و جیم فارسی

باقاف در آخرہم بہمین معنی پس بخیال ما تصرّف فارسیان است کہ از (اوجاق) واو دوم را بقاعدۂ رسم الخط ترکیان واو علامت ضمّہ دانستہ حذف کردند و در ہر دو جیم فارسی را بعربی بدل کردند بر خلاف قیاس) و معنی دوّم را مجاز گرفتند (اردو) (۱) دیکھو آتش دان (۲) دیکھو ابدان کا نمبر (۱)

(۱۰۰۴) **اجاق بستن** (مصدر اصطلاحی) بمعنی قائم کردن دیگدان باشد۔ چنانکہ سنجر کاشی گوید (ے) در گلستان بی تکلف شتربان از بہر طبخ ؛ برکنار جو بہ ہر گامی اجاقی بستہ اند ؛ (اردو) چولہا بنانا۔

اجتماع بقول صاحب آصفی فراہم آوردن و سازگاری نمودن مؤلّف گوید کہ این لغت عربی است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را با مصادر فارسی مرکّب کردہ استعمال می کنند و استعمال مجرّد این بمعنی حاصل بالمصدر آمدہ (صائب ے) وحشت ما کم نگردد اجتماع دوستان ؛ چون الف با ہر چہ پیوندیم تنہائیم ما ؛ (انوری ے) تا کہ در اجتماع و استقبال ؛ ماہ چون ناخن است و چون سپر است ؛ (اردو) اجتماع۔ بقول امیر (عربی اردو میں مستعمل) مذکر۔ جماو۔ جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ (رند ے) اجتماع شاعران تھا رند کے مرقد پہ آج ؛ فاتحہ خوانی کے بدلے کیا غزلخوانی ہوگی ؛

(۱۰۰۵) **اجتماع افتادن** استعمال ۔ واقع شدن یکجائی باشد چنانکہ انوری گوید (ے) عدل و احسان ترا جائیکہ افتاد اجتماع ؛ ظلم و فقر آنجا طریق خویش مسدود کردہ اند ؛ (اردو) یکجائی واقع ہونا۔

اجتماع پذیرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
بمعنی جمع شدن است چنانکہ خسرو دہلوی گوید
(شعر) اگر ہمہ لشکر انجم ز ہر کل انجمن ٭ تا اجتماع پذیرد"
(اردو) جمع ہونا۔

اجتماع کردن آن وجد استعمال - صاحب آصفی
اجتماع کردن نوشتہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی
وجد کردن ملا جامی (ــه) قمری و بلبل زده راه سماع ٭
مستمعان کرده بوجد اجتماع ٭ (اردو) وجد کرنا۔

اجتناب بقول صاحب آصفی دور شدن و پرہیز کردن بہار گوید کہ بالفظ گرفتن و نمودن
(در) مستعمل مؤلف عرض می کند کہ این لغت عرب است فارسیان ایزا بمعنی حاصل بالمصدر یعنی
فرس مرکب کرده استعمال کرده اند و بر قول بہار انحصار و مصدر نباشد چنانکہ از ملحقات ظاہر
ظہوری (ــه) لب بستہ زبان ہمزبانی ٭ سرمایہ الفت اجتناب است ٭ و دیگر (ــه) آشنا
می باید م بیگانہ کرد ٭ اختلاطم اجتناب آلوده تر ٭ (اردو) اجتناب - بقول امیر عربی اردو میں
مستعمل - مذکر - پرہیز - کنارہ کشی - (صبا ــه) خلد میں اگر شراب خلد سے بھی اجتناب ٭
جام مے سے زاہدا انکار قیصر باغ میں ٭

اجتناب داشتن استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
کنارہ کردن و پرہیز و دوری داشتن باشد محتشم
کاشی (ــه) تو اجتناب ز غیر از نگاه من داری
ومن ز اضطراب بنزم از برای این دارم ٭ (اردو)
اجتناب رکھنا - بقول امیر پرہیز رکھنا رشک
(ــه) پھنسا عذاب میں گو اجتناب رکھتا تھا
یہ دل وہی ہے جو مجھکو خراب رکھتا تھا ٭

اجتناب کردن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده و از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
کنارہ کردن و پرہیز کردن و دوری جستن باشد
چنانکہ عرفی شیرازی گوید (ــه) ما تو بہ بہر دو دست

آگیریم ؛ و زما کند اجتناب تو ؛ (ظہوری ؎) از گل جنت گریبان اجتنابی می کند ؛ خار کوئی احتیاطی کرد با دامان ما ؛ (اردو) اجتناب کرنا - بقول امیر بچنا - کناره کرنا (سالک ؎) نام اپنا نہ یون خراب کرو ؛ ایسے فعلون سی اجتناب کرو ؛ (برق ؎) شب فرقت مین بھی نہ وہ آئی ؛ موت نے مجھ سے اجتناب کیا ؛

اجتناب گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی دوری و کناره اختیار کردن است (انوری ابیوردی ؎) با داجہان حضرت تو مرجع حیات ؛ بگرفته حادثه ز جناب تو اجتناب ؛ (اردو) دیکھو اجتناب کردن -

اجتناب نمودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف اجتناب کردنست (اشرف مازندرانی ؎) ہمتش کز جیفهٔ دنیا نماید اجتناب ؛ بشمرد لوح طلسم گنج از لوح مزار ؛ (اردو) دیکھو اجتناب کرنا -

(۱) **اجدروتن** | بقول صاحب برہان بروزن اندروتن بلغت ژند و پاژند بمعنی درو کردن و درویدن باشد - - - - - - - - - - - - - -

(۲) **اجدرومن** | بمعنی درویدم من - و (اجدرونید) بمعنی برویید - صاحب ہفت (۱) ہمزبان برہان و صاحب جہانگیری در دستور چہارم خاتمهٔ کتابش بذیل لغات ژند و پاژند در ہر دو با برہان اتفاق دارد - صاحب مؤید بذکر نمبر (۱) نسبت نمبر (۲) (اجدرونی) گوید مؤلف گوید که بخیال ما ماخذ این (جدر) باشد که لغت عربی است بقول صاحب منتخب بالفتح گیاہی که در ریگ میشود و بقول منتہی الارب بالکسر ہم و (جدور) جمع آن یعنی گیاہا و بقول صراح (جدر) بالفتح گیاه و دیوار و (جدران) جمع آن و نیز بقاعدهٔ فارسیان (جدر) را

(جدران) بزیادت الف ونون جمع (خلاف قیاس) آوردن ممکن است الحاصل (اجدران) را (اجدرون) بہ تبدیل الف بنون آوردن نتیجۂ لب ولہجۂ عجم باشد که گفته اند (ع) زبان مردم ایران زبون است « پس الف وصلی در اوّل این و علامت مصدر (تن) در آخر آورده (اجدرونتن) کرده باشند اگر سندی بدست می آمد اطمینان وزن این می کردیم که بقول برہان بروزن (اندرونتن) است یا بسکون دال مہملہ زیرا که حقیقت ماخذ می خواہد که الف وجیم عربی را مفتوح گیریم و دال مہملہ را ساکن و برخلاف این تصرف کردن ہم باختیار اہل زبان است و الله اعلم نسبت نمبر (۲) عرض میشود که ماضی این بروی قاعدۂ فرس- (اجدرونت) باشد و واحد متکلّمش (اجدرونتم) پس عجب است که صاحب برہان وجہانگیری این را (اجدرونمن) نوشت و صاحب مواد در (اجدرونی) بخیال ما غلطی کتابت بیش نیست و از (اجدرونید) بمعنی (بدرونید) می کشاید که امر این موافق قاعدۂ فرس (اجدرون) است باقی حال این مصدر نیست که در معاصرین عجم متروک (اردو) کھیت کاٹنا - بقول آصفیہ فصل کاٹنا - درو کرنا - غلّہ کاٹنا - کھیتی کاٹنا -

اجر بقول صاحب آصفی بمعنی مزد دادن بہار گوید که بالفتح مزد واجور وہم بالفتح بر (تن) مستعمل مؤلف گوید که با مصادر دیگر ہم که در ملحقات می آید این لغت عربی است و استعمال این در فرس بدون ترکیب با مصدر (۱) بمعنی مزدود (۲) بقول صاحب رہنمای سہولت که بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار آورده بفتحتین بمعنی خشت و اصل این آجر باشد که آنہم عربی است در روزمرۂ عجم بکثرت استعمال ممدوده بمقصوره بدل شد صاحب شمس ذکر

معنی دوم ہم کردہ (انوری سلہ) اجر اعمال صالح بندہ ہ از ایادیت غیر ممنون باد بندہ عرفی
سلہ) اگرچہ حسن عمل نیست اجر اہم نیست ہ کہ چشم اہل مروت بفعل زشت من است ہ (اردو)
(۱) اجر ۔ بقول امیر (عربی ۔ اردو میں مستعمل) مذکر ۔ نیک کام کا عوض ۔ ثواب (فقرۂ امیر)
خدا کی درگاہ میں دلجوئی کا بڑا اجر ہے ۔" (۲) دیکھو آجر ۔

اجرام | لغت عرب است بقول صاحب منتخب جمع جرم باشد و جرم بقولش بکسر اول بمعنی تن ۔ صاحب مؤید برا اجرام بحوالۂ قنیہ فرماید کہ سموات و سیارات و ثوابت و بمعنی تن ہم ۔ (انوری سہ) ای بجنب ہمت تو پایۂ اجرام پست ہ وی بہ پیش طلعت تو چشمۂ خورشید تار ہ بالجملہ فارسیان این را بترکیب فارسی آوردہ اند کہ در ملحقات آید و مجرد اجرام در استعمال شان برای جسم فلکیات است ۔ (اردو) اجسام ۔ بقول آصفیہ (عربی ۔ اردو میں مستعمل) ۔ مذکر ۔ جسم کی جمع ۔ تن ۔ بدن ۔ ہماری رائے میں فلکیات کے لئے اجرام بھی کہہ سکتے ہیں (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور سہ) اجرام فلک کسب ضیا کرتے ہیں جس سے ہ اے نور خدا وہ ترے کوچے کی زمین ہے ہ

اجرام ثقیل | اصطلاح باضافت اجرام بمعنی اجسام سنگین کہ ثقیل بزبان عرب بمعنی سنگین است مگر فارسیان جواہر کانی را گفتہ اند ۔ چنانکہ انوری گوید (سہ) کاصطناع تو دہد روشنی کار قدم ہ نور خورشید دہد تابش اجرام ثقیل ہ (اردو) جواہر ۔ بقول آصفیہ قیمتی پتھر ۔ لعل ۔ یاقوت ۔ ہیرا ۔ پنّا وغیرہ (۱۷۰۲)

اجرام چرخ | اصطلاح ۔ بقول بحر عجم باضافت اجرام ۔ مرادف اجرام فلک بمعنی افلاک و سیارات و ثوابت ۔ مؤلف گوید

کہ معنی لفظی این اجسام فلک است و ہر چہ بالا
ذکور شد کنایہ باشد صاحب مؤید و ہفت ہم ذکر
این کردہ و صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
این را آوردہ (اردو) اجرام فلک کہ سکتے ہیں
دیکھو اجرام - جس پر سند ہے ۔

اجرام سماوی اصطلاح - باضافت اجرام (۱۲۰۹)
مرادف اجرام چرخ کہ گذشت - سما بلغت
عرب بمعنی فلک و یای نسبت با او ست و
واو بقاعدۂ فارسی مبدّل ہمزہ باشد چنانکہ
انوری گوید (ع) بجنب رایش اجرام سماوی ﷺ
چو با خورشید اجسام کمدر ﷺ (اردو) اجرام
فلک - دیکھو اجرام - جس پر سند ہے ۔

اجرام فلک (اصطلاح) باضافت اجرام
بقول صاحب بحر مرادف اجرام چرخ کہ گذشت
و در ضمیمہ برہان ہم ذکر این است بہمین معنی

(انوری ع) اجرام فلک یک بیک اند قلم
آیند بگرد غرض دہر عارض جاہ تو ختم را بدولہ
ع ﷺ اجسام زمین سیرش موثر ﷺ در اجرام
فلک ذاتش موثر ﷺ (اردو) اجرام فلک
دیکھو اجرام - جس پر سند ہے ۔

اجرام کواکب استعمال - باضافت اجرام (۱۲۱۰)
بمعنی اجسام کواکب - مراد از سیارگان فلک باشد
چنانکہ انوری گفتہ (ع) آنکہ رایش دہد اجرام کواکب
را نور ﷺ و انکہ کلکش کند اشکال حوادث را حل ﷺ
(اردو) ستارے - سیارے - مذکر ۔

اجراندوختن استعمال - صاحب صفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ
حاصل کردن ثواب و مزد است (عرفی ع) اندوزد
از عبادت یزدان عدوی او ﷺ اجری کہ برہمن برد از طاعت
صنم ﷺ (اردو) اجر حاصل کرنا ۔

اجرای عدالت استعمال - ہر دو لفظ عربی زبانست کہ اجرا بالکسر بمعنی راندن است (۱۲۱۱)
کذا فی المنتخب و عدالت بقولش بالفتح عادل بودن معاصرین عجم این را بمعنی سزا دادن و

جاری کردن سیاست استعمال می کنند چنانکه صاحب سرگذشت آورده (فقره) قربانت شوم پادشاهان سلف در اجرای عدالت اولاد و اقربای خود را ترحم نکرده اند" (اردو) سزا دہی سیاست ۔ گوشمالی ۔ مونث ۔

اجر بردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بضم بای موحده حاصل کردن مزد و ثواب است سند این بر (اجر اندوختن) گذشت (اردو) اجر حاصل کرنا ۔

اجر دادن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر آن کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی دادن وعطا کردن مزد است چنانکه بدر چاچی گوید (س) حاکم روی زمین اجر ده هفت فلک خسرو تخته گل ممالک سلطان ؛ (اردو) اجر دینا ۔ جزا دینا ۔

اجر داشتن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که ماجور بودن و حاصل کردن اجر باشد راقم شهدی (س) خوشم به تلخی هجران که زندگانی من ؛ جدا از وصل تو اجر شهادتی دارد ۔ (اردو) اسکا لفظی ترجمہ اجر رکھنا ہے جیسے محتاج کی مدد کرنا بڑا اجر رکھتا ہے) لیکن محاوره مین اس کو یون کہتے ہین کہ محتاج کی مدد کرنے مین بڑا اجر ہے ۔

اجر غیر ممنون | استعمال ۔ با ضافت اجر بقول صاحب بحر و غیاث ثواب بی نقصان مؤلف گوید که مزد دائمی مقصود باشد که نقصانی درو نباشد و کم نشود و ثوابی که منت آن بر یابنده او نهند انوری (س) ز کردگار رہبر طاعتی که قصد کنی ؛ هزار اجرت هر اجر غیر ممنون باد ؛ (اردو) اجر کامل ۔ اجر دائمی کہہ سکتے ہین ۔

(۱) اجرہ خوار | استعمال - بقول بہار بمعنی راتبہ خوار است دیگر کسی ذکر نکرد مؤلف گوید کہ اجرۃ لغت عرب است بقول صاحب منتخب بالضم بمعنی مزد کار و فارسیان - تای مدورہ را در استعمال خود ہای ہوز گرفتہ اند چنانکہ دولۃ را دولہ و سلطنۃ را سلطنہ پس اجرہ خوار کسی را توان گفت کہ مزد خدمتش بشکل راتبہ و روزینہ مقرر کردہ باشند اسم فاعل ترکیبی از مصدر اجرہ خوردن بہار این را مرادف نمبر (۲) قرار می دہد و از سند این ہم نمی کشاید کہ این معنی (مزد خوار) نباشد بلکہ محتاج وظیفہ و راتبہ خوار است پس بخیال ما فارسیان (اُجریٰ) را بہ تبدیل الف مقصورہ آخر یا بہ تبدیل تحتانی آخرہ بہ ہای ہوز (اجرہ) کردند (سنجر کاشی ؎) نہ اجرہ خوار فروغم نہ مرد منت خضر ٭ تو تہیہ کہ درین راہ بی چراغ روم ٭ و از ہمین قبیل است ---------

(۲) اُجریٰ خوار | کہ اجریٰ بقول صاحب غیاث بالضم و بالکسر و رای مہملہ مفتوح

(۳) اُجری خور | و الف مقصورہ بمعنی وظیفہ و طعام ہر روزہ باشد کہ بمحتاجان دہند صاحب اتند صراحت کردہ است کہ لغت عرب است پس این ہم بقاعدہ فارسیان اسم فاعل ترکیبی از مصدر (اجریٰ خوردن) و بقول بہار مرادف نمبر (۱) (شفائی ؎) این با دونان کہ اجری خوار دہر اند ٭ فرو نایدسر ارباب ہمم را ٭ (ملا شانی تکلو ؎) لذت مدح تو مخصوص زبان دگر است ٭ نہ کہ ہر ناطقہ اجری خور این کار آمد ٭ (اردو) (۱) و (۲) لنگر خوار - وہ محتاج جسکو روزانہ لنگر خانہ سے روٹی ملتی ہو - صاحب آصفیہ نے لنگر اور لنگر خانہ کا ذکر کیا ہے - لنگر خوار کہ سکتے ہین -

اجزا | بفتح اول بقول بہار (۱) جمع جزو فارسیان بہا و الف جمع سازند مؤلف گوید جمع الجمع اجزا

بمعنی جمع استعمال کنند (خاقانی ــه) شاه دانستی که وقتی ماهی وگاو زمین پی کل اجزا های گیتی را کنند از هم جدا * معاصرین عجم در اصطلاح انتظام مملکت این را (۳) به معنی عمله و فعله استعمال کنند که در ملحقات آید و صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار گوید که اجزای مجلس یعنی ارکان مجلس است و هم فرماید که شاه در سفرنامهٔ خود ارکین سلطنت را اجزای سلطنت نوشته و (اجزای خود را) یعنی تابعداران خود را آورده مخفی مباد که این لغت عرب است (اردو) (۱) اجزا - بقول امیر (عربی اردو مین مستعمل) مذکر - جزو کی جمع (فقرهٔ امیر) ڈاکٹری دوا کے اجزا تو معلوم نہین ہوتے استعمال کرتے طبیعت ہچکچاتی ہے (۲) اہلکار - بقول امیر - کارکن - کارندہ اور عملہ وغیرہ (نسیم ــه) مدنظر ہے آٹھ پہر ہر ایک کی پرورش * محفوظ ہے ہر ایک رفیق اور اہلکار * ارکان - بقول امیر (عربی - اردو مین مستعمل) مذکر - رکن کی جمع - جیسے ارکان دولت **مؤلف** کہتا ہے کہ ارکان مجلس بھی اردو مین مستعمل ہے -

اجزاخانه | استعمال - بقول صاحب بول چال در روزمرهٔ معاصرین عجم دارالشفا را گویند - بخیال ما وجه تسمیه این جز این نباشد که در عمارت دارالشفا حجره های کثیر باغراض سکونت بیماران تعمیر می شود و در هیچ خانه کثرت اجزای مکان همچو شفاخانه نمی باشد بهمین وجه این را اجزاخانه گفته باشند - دیگر اینکه بقول صاحب سوار السبیل که بر اجزائی نوشته تواند عرب اجزا معنی دارو استعمال می کنند پس خانه که در آن دارو هم باشد یعنی دارالشفا آنرا معاصرین فرس (اجزاخانه) نام نهاده باشند (اردو) دواخانه - بقول صاحب آصفیه -

(فارسی - اردو میں مستعمل) مذکر۔ شفاخانہ۔ آپ ہی نے دارالشفا کا بھی ذکر کیا ہے۔

اجزای بحریہ اصطلاح۔ بقول صاحب رہنمای سہولت محکمۂ بحری و افسران فوج دریائی صاحب بول چال گوید کہ (۱) عملۂ محکمۂ بحری و (۲) فوج بحری تا بحدیکہ از معاصرین عجم تحقیق این کردیم قول ما بعد را صحیح یافتیم و این اصطلاح انتظامی سلطنت ایران است (اردو) (۱) محکمۂ بحری کے اہلکار و عمّال۔ مذکر (۲) بحری فوج۔ مونث

اجزای سفارت اصطلاح۔ بقول صاحب رہنمای سہولت محکمہ کہ متعلق بہ سفارت است و صاحب بول چال گوید و درست گوید کہ معاصرین عجم در اصطلاح نظام مملکت عملۂ محکمۂ سفارت را گویند (اردو) محکمۂ سفارت کا عملہ۔ مذکر۔

اجزای شنا اصطلاح۔ بقول صاحب رہنمای سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مجلس قانونی کہ اراکین آن از عمایدین شہر بیشتر از صد نفر جمع شوند مؤلف گوید کہ شنا بالفتح ہم لغت عربی است بمعنی روشنی و معاصرین عجم اجزای شنا ارکان مجلس واضع قوانین را نام نہادہ اند و این مجلس کثیر الارکان می باشد و روشنی قانون از ہمین مجلس در ملک پیدا می شود و در روزمرۂ ایشان (اجزا شنا) بدون تحتانی خود مجلس را ہم گویند (اردو) مجلس واضع قانون کے ارکان۔ مجلس واضع قانون جسکو انگریزی میں لیجس لیٹو کونسل کہتے ہیں۔

اجسام بالفتح اول لغت عربست جمع جسم۔ بقول صاحب منتخب تن ہا عر باید کہ اکثر استعمال اجرام در لطیف و استعمال اجسام در کثیف می باشد (انتہی) فارسیان استعمال این ترکیب فارسی کردہ اند و ازین مرکب ہا ساختہ اند کہ در ملحقات آید سند این در اجرام فلک گذشت (انوری سے) مستفاد از نظر تست بقای ارواح ÷ مستعار از کرم تست نمای اجسام ÷

(اردو) اجسام - عربی اردو میں مستعمل ، بقول آصفیہ مذکر - جسم کی جمع - تن - بدن -

(۱۲۱۲) **اجسام زمین** | استعمال باضافت اجسام بمعنی طبقات ارض باشد سند این بر (اجرام فلک) از انوری گذشت (اردو) زمین کے طبقے - مذکر -

(۱۲۱۳) **اجسام مکدر** | استعمال باضافت اجسام - ہر دو لفظ عربی زبان است - مکدر بضم اوّل و فتح کاف و تشدید دال مهمله و فتحش کدورت دار و اجسام مکدر بقول انوری بمعنی ارضیات یعنی جسم های تیره - سند این بر اجرام سماوی گذشت (اردو) اجسام مکدر - اردو میں کہ سکتے ہیں یعنی وہ کدورت آمیز اجسام جو زمین سے متعلق ہوں طبقات زمین بھی ان میں داخل ہیں -

اجفت | بفتح اوّل و ضم جیم بقول صاحب انند و ناصری بمعنی طاق است که برابر جفت می آید و فرماید که این لغت در فرہنگہا نیست و از فرہنگ دساتیر نقل شد این الفی است که لغت را معنی ضد می بخشد چنانکه اجبان ضد جبان بمعنی ساکن و نا متحرک که بجای خود میش آید مؤلف گوید این چیزی است که در قواعد فارسی ذکرش نیافتیم پس در سر ما این را مخصوص با این دو لغت نباید شمرد و ازین دو لغت معلوم می شود که در فارسی زبان این ہم یکی از خواص الف است که در اوّل لفظ آمده آنرا بمعنی ضد و مقابل آن کند - (اردو) طاق (فارسی - اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (صفت) جفت کا نقیض - فرد - یکتا - یکا - یگانہ - اپنا آپ ہی نظیر (ذوق ؎) قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا ؂

اجل | بقول بہار بالتحریک مرگ و مدت و وقت چیزی - آجال جمع این صاحب آصفی بمعنی (مرگ)

قانع **مؤلف** گوید کہ لغت عربست بقول منتخب معانی کثیرہ دارد و نہایت زمان عمر ہم

و فارسیان ہمین معنی استعمال این کردہ اند و بامصادر فرس مرکب ساختہ - کہ در ملحقات آید

(ظہوری ؎) عمر رامی خواستم شیرین بہ تلخی از لبش ٭ زہر حیرت در کامم اجل زہر و درا برا مم فنود

(اردو) اجل - عربی - اردو مین مستعمل - بقول امیر - مؤنث - قضا - موت (سحر ؎) جبتک

نہ سنون قاصد جانان کی زبانی ٭ لاؤن نہ یقین آئے جو پیغام اجل کا ٭

اجل آمدن | استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** گوید کہ سیدن

وقت آخر عمر باشد (کاتبی نیشاپوری ؎)

ایدل اگر آید اجلت بر سر آنکو ٭ تو زندہ بمان خند

بجای تو بمیرم ٭ (عرفی ؎) اجل نیامدہ مردم

کہ خستہ غم عشق ٭ دو روز پیشتر از روز واپسین

میرد ٭ (اردو) اجل آنا - بقول امیر موت

آنا (وزیر ؎) سخت جان ہون نہ مرون گا

شب فرقت مین وزیر ٭ سیکڑون بار اجل

آئے تو کیا ہوتا ہے ٭

(۱۲۱۲) **اجل بوکردن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی رسیدن

اجل است چنانکہ ظہوری گوید (؎) اجل

گر بوکند پرکالہا ے دل بر اندازد ٭ بہ ہجر آتش

گل داغی کہ از باغ جگر روید ٭ بخیال ما معنی

شعر انیست کہ در غم ہجران یار از باغ جگر من

گل داغی کہ رستہ است اگر اجل آنرا بوکند یعنی

اگر اجل بر سرم رسد پارہای دل او فرو ریزد یعنی

او خود بمیرد و مرا نقصانی نہ بد ٭ (اردو) اجل

سونگھ جانا - بمعنی موت آجانا - صاحب آصفیہ

نے سانپ سونگھ جانا بمعنی سانپ ڈس جانا

کاٹ کھانا لکھا ہے لیکن اجل سونگھ جانا کا

ذکر نہین کیا - ہماری راے مین کہ سکتے ہین

صرف (اجل آنا) سے وہ لطف نہین حاصل ہوتا

جو (سونگھ جانا) سے حاصل ہوتا ہے -

اجل پرہیزیدن استعمال - صاحب آصفی نے ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ کنارہ کردن اجل باشد کمال اصفہانی سے) تیغت کہ اجل زبیم پرہیزد ازو ؛ گر رہ یابد زمانہ بگریزد ازو ؛ (اردو) موت کا کنارہ کرنا - بچنا -

اجل ربودن استعمال - صاحب آصفی نے ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی مرن باشد سنجر کاشی سے) افتادہ دل چو از نظر او اجل ربود ؛ کز بازماندہ بصبا دمیر سد ؛ (اردو) اجل آنا - دیکھو اجل آمدن - مرنا -

اجل رسیدن استعمال - صاحب آصفی نے ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف اجل آمدن است کہ گذشت (رشکی ہمدانی سے) شب ہجر عاشقی را کہ اجل رسیدہ باشد ؛ بچہ رو دہد مرادہ باشد کہ ترا ندیدہ باشد ؛ (عرفی سے) و روا کہ اجل رسید و درمان نرسید ؛ توفیق بفور شوریختان نہ رسید ؛ (اردو) دیکھو اجل آمدن -

اجل رسیدہ استعمال - بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ از مصدر (اجل رسیدن) اسم مفعول است فارسیان شخصی را گویند کہ قریب بہ مرگ باشد (عرفی سے) اجل رسیدہ چو نامش بجبہہ بنویسند ؛ خجل شود زنگہ کردنش اجل از دور ؛ (اردو) اجل رسیدہ - فارسی - اردو مین مستعمل ہے - بقول امیر قریب المرگ (جلال سے) پکارا کوچہ قاتل مین مجھکو دیکھکے دل ؛ اجل رسیدہ ارے تو کہان نکل آیا ؛ ہم کہتے ہین کہ (قریب المرگ) اردو کا تصرف ہے

اجل سگ کہ آید مسجد خواب کند مثل صاحبان خزینہ و اشال فارسی و احسن و محبوب ذکر این کردہ از بیان محل استعمال سکوت ورزیدہ اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ انسان مرتبہ خوابگاہ ندارد کہ نتیجہ آن ذلت و بالآخر باعث ہلاکت شود - مثلاً گدائے

بی اجازت مسند پادشاہی برسد و بنشیند اغلب
کہ مورد عتاب سلطانی شود و نقصان عظیم بردارد
زیرا کہ سلاطین با نام ونشان آداب دربار خود
منظور نظر دارند مگر شاہان فقیر دوست ہمچو آقائے
ولی نعمت ما النادر کالمعدوم کہ مظہر سبقت رحمتی
علی غضبی باشند بنابرش گفتہ ایم (سہ) تاج شہی
داری بسر ہم دلق درویشی بہ بر بی کبریت با
قال و فر ہمرنگ ابرار آمدہ حاصل کسی کہ بلا لحاظ
مرتبۂ خود در کارہای سترگ مداخلت کند و برتر
از حوصلۂ خود بلند پروازی نماید این مثل بحق او
گفتہ شود یعنی چون سگ کہ نجس العین است روزے
بمسجد خواب کند متولی آن او را از جان بکشد
(اردو) گیدڑ کی کمبختی آئے تو شہر کی طرف بھاگے
صاحب محبوب الامثال نے اس مثل کا ذکر
کیا ہے یعنی جب کوئی شخص اپنے مرتبہ سے بڑھکر
بے موقع بلند پروازی کرتا ہے تو سخت نقصان
اٹھاتا ہے ایسے ہی موقع پر اس کہاوت کا
استعمال کرتے ہین صاحب آصفیہ نے اسی کو
خفیف سے تغیر الفاظ کے ساتھ لکھا ہے کہ
گیدڑ کی کمبختی آئے تو گاؤن کو بھاگے ۔ آپ
فرماتے ہین کہ جب دن کھوٹے آتے ہین تو
الٹی ہی تدبیر سوجھتی ہے (الخ) ہماری رائے
مین اس مثل کے استعمال کا وہی موقع اولی ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا ہم عرض کرتے ہین
کہ گیدڑ کا مسکن جنگل ہے اور وہ وہین رہنے
کے قابل ہے ۔ جب اس نے گاؤن کا ارادہ
کیا تو گاؤن والون نے اسکی خبر لی اور یہ نتیجہ ہے
اس کی حماقت کا کہ اپنی چادر سے زیادہ پاؤن
پھیلائے ۔

اجل سگ کہ رسد نان چوپان می خورد

(مثل) صاحبان امثال فارسی ذخیرہ و احسن الکلم
این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ
فارسیان این مثل را برای نتیجۂ مذموم خیانت
استعمال کنند کہ خائن مال آقا و نمک حرام دیر نگذرد

کہ بہ ہلاکت رسد گلہ بانان سگ را نان وہندو
برای حفاظت گلہ باخود نگہدارند وقتی کہ او
کور شود کہ نمک کند و نان آقای خود بخورد - دیگر جان بجز
وآسایش را برا او اعتمادی باقی نماند و اوّل او را
بکشند (اردو) بجز بہو بخن چنے چبائے پیٹ بھر کر
لاتین کھائے ‘‘ یہ دکن کی کہاوت ہے اور سوت
اس کا استعمال کرتے ہین جب کہ کوئی محافظ اور
کار باری جس کا تعین کسی خاص کام یا خاص
شے کے لئے ہے اوس پر اپنا دست تصرف دراز
کرے اور خود اس سے متمتع ہونے لگے اور امانت
مین خیانت کرے - بہڑ بھوبخن کا کام صرف چنون
کو بہونکر فروخت کرنا ہے جب اس نے خود اس سے
اپنا پیٹ بھرنا شروع کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ
بہڑ بھوبخا اسکو سزا دیگا - صاحب آصفیہ نے
(مثل) گذشتہ کے ترجمہ پر جو معنی تحریر فرمائے ہین
اون کے لحاظ سے وہ مثل کا ہی ترجمہ ہوسکتے ہین

(۱۲۱۵) **اجل گذاشتن** | استعمال - از پنجۂ اجل نجات
یافتن باشد چنانکہ ظہوری گوید (ص) اجل گذاشت
مرا ہجر مہلت آلود است ؛ امید نیست ضمان
عشق بدعت آلود است ؛ (اردو) موت کا
چھوڑنا - موت کے پنجہ سے نجات پانا - اسیر
(اجل کے منہ سے پھرنا) پر لکھا ہے کہ مرض
مہلک سے نجات پانا - کسی بلا سے ناگہانی
طور سے بچنا -

(۱) **اجل گردیدن** | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ واپس شدن اجل باشد چنانکہ زلالی
خوانساری گوید (ص) ملک از گفتۂ دلبر خجل
شد ؛ اجل گردیدہ تقصیرش بحل شد ؛ حیف است
کہ بہار - - - - - - - - - - - - - - -

اجل گردیدہ | را مرادف (اجل رسیدہ)
(۲) **اجل گشتہ** | قرار دادہ ہمین شعر
زلالی را سند گیرد و بخیال ما (اجل رسیدہ)
کہ گذشت چیز دیگر است و (اجل گردیدہ یا گشتہ)

ماضی مطلق است از مصدر نمبر (۱) قاتل -
(اردو) (۱) آئی ہوئی قضا پھر جانا (مصحفی
ؔ) شب فراق میں بچا بشر کا ہے مشکل یہ بات
اور ہے آئی ہوئی قضا پھر جائے (۲) ہوئے کسی سے بچا ہو

اجل گیا | اصطلاح - بقول برہان و جامع
وصفت بکسر کاف فارسی بیش را گویند و اصلش
بنجیست شبیہ بماہ پروین و گویند بیش و ماہ پروین
از یک زمین می رویند - صاحب رشیدی گوید
کہ این را ہندی رس گویند (حکیم سنائی ؔ)
اختر انکہ حال گردانند ؛ تیغ او را اجل گیا دانند ؛
صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بدستور دوم
ذکر این کردہ متفق است با برہان صاحب محیط
نفعتیس گوید کہ این را بیونانی برشیں و در انگلیسی
اکونائٹ روٹ و ہندی تیس و بچھناک
نامند و آن بیخی است بسیار سمی و قتال سرد
در درجۂ چہارم و بقول حکمای یونان گرم و خشک
در درجۂ چہارم طلای آن و خوردن جوارش آن
برص را دفع کند و جذام را نفع بین دہد - دوا المسک
مقاومت سمیت آن می کند و نیز فلفل و شیر و زنجبیل و
گل مختوم و تخم ترنج وغیر ذلک بخیال ما (اجل گیا) مخفف
و قلب اضافت (گیاہ اجل) است کہ از خوردن
آن اجل می آید - (اردو) بچھناک بقول
صاحب آصفیہ (ہندی) مذکر - ایک زہریلی
اور مہلک دوا -

اجماج | بقول صاحبان برہان و سراج و ہفت و آنند و رشیدی و جہانگیری
بضم اول بروزن (تماج) بہشت را گویند کہ در مقابل دوزخ است
صاحب مؤید این را بذیل لغات ترکی آوردہ گوید کہ بقول زفان گویا جای ہملہ آمدہ (میرزا
نصر اللہ فدائی صفاہانی ؔ) حال اول کی آیدم در جسم ؛ نیری گردیم در اجماج ؛ صاحب لغات
ترکی (۱) اوجماج با واو و جیم اول فارسی و (۲) اوشماج) با شین معجمہ سوم بمعنی بہشت گوید بخیال ما واو دوم

در ہر دو علامت ضمہ باشد فارسیان شین را بقاعدۂ خود با جیم عربی بدل کردہ (اُجاج) کردند چون کاش و کاج بعضی گویند کہ شین بہ جیم پارسی بدل شود چون پاشان و پاچان پس درین صورت (اُچاج) در فارسی بہ جیم اول مفرس باشد (اردو) بہشت (فارسی - اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مؤنث) جنت - فردوس - صاحب تذکرہ کو تانیث سے اختلاف ہی آپ فرماتے ہین کہ دہلی مین بھی مذکر ہی مستعمل ہے (داغ ع) جی جاتا ہے جسکو وہ یارب نصیب ہو نہ کیا بہشت مجکو تماشا ہی اور ہے نہ (برق ع) اگر تجھکو نہ دیکھینگے جلین گے تیرے کوچے مین نہ جہنم ہمکو فرقت مین بہشت جاودان ہوگا نہ

اجمود بقول صاحبان برہان و جامع و جہانگیری و ہفت بروزن افزود کرفس را گویند و آن رستنی باشد معروف صاحب رشیدی گوید کہ اجمود ظاہرا ہندی است نہ فارسی صاحب سراج نوشتہ کہ اجمود کرفس باشد و توافق این دو زبان بسیار است و ہندی ہم آمدہ صاحب رشیدی چون ازین غافلست آنرا ہندی الاصل گفتہ مؤلف گوید کہ از ساطع پیدا کہ اجمود لغت سنسکرت است و فارسیان بہ تبدیل الف با ہای ہوز در آخر (اجمودہ) کردند پس محقق سنسکرت تائید رشیدی کردہ نہ سراج - صاحب محیط فرماید کہ این را در سنسکرت اجامودہ گویند و این کرفس ہندی است دوائی ہندی باشد تلخ و تند و گرم و سبک و مشتہی طعام - قابض شکم - مقوی دل - افزایندۂ منی - دافع فساد بلغم و ریح و غثیان و کرم شکم و فواق شکنندۂ سنگ گردہ و مثانہ - مدر بول - مزید فہم است لیکن در شکم سوزش ہم رساند و بر کرفس گوید کہ معرب کرفس فارسی است و ہندی اجمود نامند گرم و خشک در اول دوم

منافع کثیرہ دارد (اردو) کرفس - (عربی - اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیہ (مونث) ایک قسم کی اجوان - تخم بنگ - اجمود - خراسانی اجوان - جس کے کھانے سے بچھو کا کاٹا فوراً ہلاک ہوجاتا ہے -

اجنبان بقول صاحب برہان زبان دساتیر بروزن مجنبان سے بے حرکت را گویند چنانکہ جنبان صاحب حرکت را صاحب ہفت باتفاق برہان صراحت کردہ است کہ بفتح اول وضم جیم وسکون نون وموحدۂ تحتانی بالف کشیدہ ونون زدہ باشد - ماذکر این بر (اجنبت) کردہ ایم کہ گذشت خان آرزو در سراج آوردہ کہ زبان دساتیر است کہ کتاب اولین پیغمبر عجم باشد فرماید کہ معلوم میشود کہ الف در زبان مذکور برای نفی می آید چنانکہ در ہندی صاحب سخندان این را (اجنب) بدون نون آخر گوید ونجیال ما غلطی کاتب بیش نباشد و فرماید کہ در فارسی قدیم ہمچو زبان سنسکرت (الف) افادہ معنی نفی می کرد واز ہمین قبیل است (اخواستی) بمعنی بی ارادہ و (امیر) بمعنی کسی کہ گاہی نمیرد وزین ہردو لغت (الف) منفی بر (خواستی) و (میر) آوردہ اند چنانکہ اہل سنسکرت (بہے) را کہ بمعنی خوف بود (ابہے) بمعنی بی خوف کردند و (نت سیے) کہ بمعنی بقا بود بزیادت الف نفی (انت سیے) بمعنی بی بقا شد وہمچنین (مر) کہ بمعنی بمیر بود بالف نفی (امر) بمعنی نمیر گردید مؤلف گوید کہ ہمین قسم الف نفی تا بحال بزبان اردو ہم در بعض الفاظ موجود است چنانکہ از (مل امل) واز (چل اچل) ، الحاصل بنجیال ما فارسیان قدیم الف نفی را از سنسکرت گرفتہ باشند وحالا متروک است (اردو) ساکن (عربی - اردو میں مستعمل) بقول صاحب آصفیہ

بےحس وحرکت - ٹھہیرا ہوا - غیر متحرک - قائم -

اجنّہ | بفتح ہمزہ وکسر جیم وتشدید نون لغت عرب است صاحب منتخب فرماید کہ بچہا یکہ در شکم ما در باشند جمع جنین وعوام اجنّہ را در جمع جن استعمال کنند وآن غلط است (انتہیٰ) صاحب غیاث بحوالہ منتخب الاغلاط گوید کہ جمع جن جِنّہ است بالکسر ونون مشدد نہ اجنّہ صاحب از احقالاغلاط ہم این را نوشتہ ولیکن معاصرین عجم اجنّہ را برای جمع جن استعمال کنند ناصرالدین شاہ قاچار در سفرنامۂ خود ہم ہمین معنی استعمال کردہ وصاحب رہنمای سہولت کہ فرہنگ نگار آنست ازان آوردہ صاحب روزنامہ کہ ہم فرہنگ نگار سفرنامۂ مذکور است (اجنّہ شبیہہ) را بحوالہ صفحہ (۱۴۳) ہمین معنی بیان کردہ پس تصرف فارسیان است وبس از قبیل آواز - (اردو) اجنّہ - بقول امیر ہندوستان مین جن کی جمع مشہور ہے - آپ فرماتے ہین کہ یہ صحیح نہین ہے یہ لفظ عربی ہے اور قاموس وغیرہ لغات مین اسکو جنین کی جمع لکھا ہے (انتہیٰ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ اردو مین ایسے صدہا الفاظ ہین جو فارسی اور عربی سے لئے گئے ہین جنمین اہل زبان اردو نے تصرف کیا ہے - اور وہ زبان اردو کے محاورہ کے الفاظ سمجھے جاتے ہین پس اجنّہ کے نسبت بھی ہمارا ایسا ہی خیال ہے معاصرین عجم نے بھی فارسیمین جن کی جمع اجنّہ کا استعمال کیا ہے -

(۱) اجودان | صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بمعنی عرض بیگی (گوید (انتہیٰ)) واین خدمتی است در دربار سلاطین کہ وسیلۂ عرض ومعروض رعایا بدرگاہ سلاطین باشد ودرین روزہا باصطلاح دربارشاہان مغربی بہ انگلیسی زبان

ہمین را (اے ۔ڈی ۔سی) نام است صاحب رہنمای سہولت ہم ذکر این کردہ وصاحب بول چال آوردہ کہ این مفرس (اڈجوٹنٹ) باشد و ازہمین لغت معاصرین عجم ۔۔۔۔

(۲) **اجودانِ جنرال** مفرس (جنرل اڈجوٹنٹ) صدر اجودان گفتہ اند وصاحبان رہنمای سہولت و بول چال ذکر این ہم کردہ اند

(۳) **اجودانِ صدارت** بقول صاحب بول چال مشیر صدارت کہ در زبان انگلیسی آنرا (پریوٹ سکرٹری) گویند وبقول صاحب رہنمای سہولت مشیر و مددگار عہدہ وزارت ۔صاحب روزنامہ این را عہدہ دار لشکری وعرض بگی گوید و مارا با صاحب بول چال اتفاق وہمچنین ۔۔۔۔۔۔

(۴) **اجودانِ مخصوص** بقول صاحب بول چال مصاحب خاص وترجمہ آن در انگلیسی زبان (پریوٹ اڈی کیمپ) وصاحب رہنمای سہولت ہم باشن الحاصل نمبر (۱) مفرس است ونمبر ۲ تا ۴ مفرس مرکب

(اردو ف) (۱) اڈیکانگ بقول امیر اڈیکیمپ انگریزی سے (مذکر) مصاحب ۔رفیق (۲) اڈیکانگون کا صدر (مذکر) (۳) معتمد خاص (مذکر) جس کو پریوٹ سکرٹری بھی اردو مین کہتے ہین اور یہ انگریزی زبان کا مرکب لفظ ہے (۴) (خاص اڈی سی) خاص (اڈی کانگ) ہماری رائے مین نمبر ا و ۲ و ۴ (عرض بگی) ہے صاحب آصفیہ سنے (عرض بگی) پر لکھا ہے کہ عرضیان پیش کرنے والا عہدہ دار وہ شخص جس کی وساطت سے پادشاہ کے حضور مین عرض مطالب یا حاجات پیش کرین ۔پریوٹ سکرٹری ہم کہتے ہین کہ مشرقی بادشاہون کے درباری انتظام کے لحاظ سے جسکو ہم سلطنت آصفیہ مین دیکھ رہے ہین ۔

اجودان وہ چوبدار ہین جن کے ذریعہ سے بادشاہون کی بارگاہ مین رعایا عرض معروض کرتے ہین اور اجودان جنرل چوبدارونکا صدر جسکا نامہ وغیرہ) ہے اور اجودان صدارت۔ عرض بیگی یعنی (ایڈے کیا سپ) اور اجودان مخصوص (معتمد منشی) یعنی پرایوٹ سکرٹری ہے۔

اجھرہ بقول صاحب رشیدی بالفتح بوتہ پرخاری کہ چون جامہ برو رسد بجامہ چسپیدہ شود بدشواری از جامہ جدا شود۔ صاحب سراج فرماید کہ بہای ہوز بوزن مسخرہ باشد وظاہر ہمان است کہ بہندی آنرا چرچتہ خوانند صاحب برہان وجامع ہم ذکر این کردہ و در بعضی نسخ برہان زای ہوز بجای رای مہملہ چاپ شد غلطی کتابت مثل نیست صاحب ہفت بسکون جیم وفتح ہا و رای قرشت آوردہ معناً با برہان متفق صاحب جہانگیری فرماید کہ این ہمان استکہ بہندی آنرا چرچرہ گویند مؤلف گوید کہ جہڑ بہ ضم اول ورای ہندی در آخر۔ بزبان سنسکرت خارین را گویند (کذا فی اشاطع) پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اول این آوردند وہای نسبت در آخر و رای ہندی را بہ رای مہملہ بدل کردہ (اجھرہ) کردند ونام بوتہ خاردار نہادند۔ قرین قیاس است۔ (اردو) چرچٹا۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) ایک خاردار پودے کا نام جس کی بالین اکثر چمٹ جاتی ہین۔ اس کا نمک ریشہ دار چیزون کو گلا دیتا ہے اور بچھو کے کاٹے کو بہت فائدہ بخشتا ہے اسکی جڑ دردزہ کے وقت کمر مین باندھنے سے بچہ آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کے چاول بھوک کو بند کر دیتے ہین۔ یہانتک کہ بیس بیس روز تک آدمی بن خورا رہ سکتا ہے۔

اجیر لغت عرب است - بفتح اوّل وکسر جیم عربی بقول صاحب منتخب مزدور معاصر عجم بحالت ترکیب این را بمعنی ملازم استعمال کنند چنانکه در ملحقات آید (اردو) اجیر - عربی - اردو مین مستعمل - بقول امیر اجرت پر کام کرنے والا - مزدور - ملازم - مذکر (آصفیہ)

اجیر دولت استعمال - باضافت اجیر بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کسی کہ از سرکار شاہی یابد (انتہی) یعنی ملازم سرکار (اردو) سرکار کا ملازم - عربی - اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ مذکر - نوکر - چاکر - خدمت مین رہنے والا -

الف مقصوره باجیم فارسی

اچاک معاصرین عجم بمعنی خاک استعمال کردہ اند میرزا نصر اللہ خان فدائی در دیوان (۱۲۱۶)
قصائد خود نوشتہ (ﺳ) پس زغیرت شدند پردہ نشین ٭ از نظرہای خلق اہل اچاک و دو
پائین کتاب در حلّ معانی لغات فرماید کہ اچاک بمعنی خاک است و نمی گوید کہ این مال کدام
زبان است - ما این را بحوالۂ برہان در ممدودہ ذکر کردہ ایم کہ بمعنی خاک گذشت و
ہمین معنی با ممدودہ و جیم عربی (آجاک) ہم آمدہ و صاحب رشیدی بر (آچاک) گمان
بردہ است کہ (آخاک) بہ خای معجمہ باشد - بندہ عرض می کنم کہ (اچاک) بزبان سنسکرت
آلہ ایست مدور کہ آوندگران بالای آن ظروف گلی درست کنند صاحب ساطع ذکر
این کردہ پس بدین وجہ کہ کرہ زمین ہم دورند فارسیان بزیادت الف وصلی برد (اچاک)
کردہ بمعنی زمین و خاک استعمال کردہ باشند میرزا نصر اللہ فدائی ہم (اہل اچاک) اہل زمین
و اہل دنیا را گفتہ است پس معنی خاک بخیال ما حقیقی مراد از زمین و معنی مجازی (اچاک) دنیا باشد

انچہ فارسیان مقصورہ را ممدودہ وجیم فارسی را بعربی بدل کردند تصرف ایشان است ونتیجہ لب ولہجہ مقامی۔ (اردو) دنیا (عربی اردو مین مستعمل) بقول صاحب آصفیہ جہان (مونث) تگیت۔ خاک (فارسی اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ (مونث) ہستی (امیر ؎) اک ذرا وحشت دل بڑھکے خبر تو لینا ۔ خاک کیا نجد مین مجنون نے اڑا رکھی ہے ۔

الف مقصورہ با حای حطی

احاطہ بکسر اول وفتح حای مہملہ لغت عربیست۔ بقول صاحب منتخب (احاطۃ) بتای مدورہ آخرہ بمعنی فروگذاشتن ودانستن است فارسیان بقاعدۂ خود تای مدورہ را بہای ہوز کنند چنانکہ (دولۃ) (دولہ) واحاطہ بمعنی محیط مستعمل وبامصادر فرس مرکب میشود کہ درلغات آید (اردو) احاطہ (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) گھیرا چار دیواری سے گھری ہوئی جگہ عام اس سے کہ اس مین مکان ہون یا زمین خالی ہو عوام اس کو (حاطہ) کہتے ہین (ذوق ؎) احاطہ سے فلک کے ہم تو کب کے نکلجاتے مگر رستا نہ پایا ۔

(۱) احاطہ کردن استعمال (۱) بقول

(۲) احاطہ کردہ بہار گرد فروگرفتن وہمہ را دانستن (الخ) ونمبر (۲) بزیادت ہای زائدہ ماضی است کہ ذکر آن صاحب روز بجوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار فرمودہ بمعنی حلقہ زدہ پس احاطہ کردن بمعنی حلقہ زدن باشد (صائب ؎) احاطہ کرد خط آن آفتاب تابان را ۔ گرفت خیل پری درمیان سلیمان را ۔ (اردو) (۱) احاطہ کرنا۔ بقول امیر گھیرنا (ناسخ ؎) مثل خورشید احاطہ کئے ہے نور جمال ۔ کوسے جانان مین کہین سایۂ دیوار نہین ۔ (۲) احاطہ کیا

احاطہ نمودن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که مرادف (احاطه کردن) باشد که گذشت صائب ۵) چو داغ لاله بهر جانبی که می نگرم ٭ مرا احاطه نمودہ است آتشین روئی ٭ (اردو) دیکھو احاطه کردن

احتراز بقول بهار پرہیز کردن و خویشتن را نگاه داشتن فرماید که با لفظ کردن مستعمل - مؤلف گوید که بکسر اوّل و تای فوقانی لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کرده - فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر متعددہ فرس مرکّب نمایند که در ملحقات می آید - پس بقول بهار با مصدر کردن مخصوص نباشد ظهوری ۵) با ختلاط ظهوری نه کاہ عزت خود ٭ که اعتبار کس از احتراز می بالد ٭ وله ۵) لفت از احتراز می خیزد ٭ ذوق وارم ز احتراز کسی ٭ (اردو) احتراز (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر مذکر - پرہیز - کناره کشی - (مومن ۵) ظالم کہین رو نہین عاشق سے احتراز ٭ کہدے اگر ہو شک سخن وادخواہ مین ٭

(۱۸۱۶) **احتراز آمدن** استعمال بمعنی توانستن احتراز (ظهوری ۵) از ظهوری توان صبوری جست ٭ اگر از لفت احتراز آید ٭ (اردو) احتراز اور کناره کشی ہو سکنا -

احتراز داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی کناره و اجتناب کردن و محترز بودن و این مرادف (احتراز کردن) است که می آید (وحشی یافتی ۵) ده که دامن می کشد آن سرو ناز از من ہنوز ٭ ریخت خونم را و دارد احتراز از من ہنوز ٭ (اردو) دیکھو احتراز کرنا -

(۱۸۱۷) **احتراز رسیدن** استعمال - بمعنی نصیب شدن احتراز باشد چنانکه ظهوری گوید ۵) مشکل که الفتش به چو من ناکسی رسد ٭ ایکاش

می رسید بمن احترازا و ٭ (اردو) احتراز نصیب ہونا۔

احترازکردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی کناره کردن (نظیری نیشاپوری سہ) تو بخویشتن چه کردی که با کنی نظیری ٭ بخدا که واجب آمد ز تو احتراز کردن ٭ (عرفی سہ) فساد صحبت تا جنس در مقام خود است ٭ پس از مصاحب تا جنس احتراز کنید ٭ (صائب سہ) حذر ز فتنهٔ آن چشم نیم باز کنید ٭ ز میزبان سیه کاسه احتراز کنید (اردو) احتراز کرنا۔ کناره کش ہونا

احترازگرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که محترز شدن و احتراز کردن است (ابوالفرج رونی سہ) نمود شکل از فکرت اضطراب سهیل ٭ گرفت طبع من از غربت احتراز غراب (اردو) کناره کشی اختیار کرنا - احتراز کرنا

احترام | بقول بهار - حرمت داشتن فرماید که با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید که بکسر اوّل و تای فوقانی لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان این را بمعنی بزرگی و حرمت استعمال کنند و با مصادر متعدده فرس آورده اند که در مقامات می آید (انوری سہ) در بارگاه حضرتش از احترام و جاه ٭ مریخ قهرمان و عطارد دبیر باد ٭ (اردو) احترام (عربی - اردو میں مستعمل) بقول امیر (مذکر) عزت - توقیر - (ہلال سہ) ہے مکان بے مکین انگشتری بے نگین ٭ تھا فقط باشندوں ہی سے احترام لکھنؤ ٭

احترام کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی حرمت و بزرگی کردن است (ظهوری مشهدی سہ) مخالف چو از شیفتگی یافت نام ٭ چو اہل حجازش کنند احترام ٭ (اردو) احترام کرنا - بقول امیر عزت و حرمت کرنا

ونا ہے) مزہ یہ دیکھیے گا شیخ جی رکے اٹھے
جو اسکا بزم مین کل احترام مین سے کیا"

احترام گذاشتن | استعمال۔ معاصرین عجم (۵۱۲۱)
این را بمعنی احترام کردن نوشتہ اند چنانکہ صاحب
سرگذشت آوردہ (نثر) "بروی مردم درماندہ
بشما احترام می گذارد واگر فرصت کند یک روز
ترا زندہ نخواہد داشت" (اردو) احترام کرنا۔

احترام ماندن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ بمعنی باقی وقائم بودن عزت وبزرگی شدہ
از نثر حزین اصفہانی است (نثر) "اثنا از آن
عزت واحترام نماند" (اردو) احترام رہنا
عزت وبزرگی رہنا۔ جیسے "اب اوکا وہ
احترام نہین رہا جو آگے تھا"

(۱) **احترام نظام** | (اصطلاح) صاحب
(۲) **احترام نظامی** | روزنامہ بحوالہ
سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۱)
بمعنی سلام فوج مستعمل و صاحب بول چال
برنمبر (۲) فرماید کہ بمعنی تعظیم جنگی وسلام فوجی
است۔ صاحب رہنمای سہولت ہم ذکر
نمبر (۲) کردہ (اردو) (۱) فوجی سلام۔ مذکر
(۲) فوجکی سلامی (مونث)

احترام نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مراد
احترام کردن است (حزین اصفہانی نثر) آن
عالی مقام اورا احترام نمودہ در پہلوی
خود جای داد" (آصفی) (اردو) دیکھو
احترام کردن۔

احتساب | بقول بہار نہی کردن از چیزہا کہ در شرع ممنوع باشد مؤلف گوید
کہ بکسر اول وتای فوقانی لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب بشمار آوردن ونہی
کردن از ممنوعات شرع (الخ) بخیال ما احتساب تفتیش کردن است وباز داشتن

خلق از ممنوعات شرع - فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با بعض مصادر فرس ہم مرکب سازند (انوری ــہ) در جہان مصلحت با احتساب عدل تو نیز قوت مستی ہمی بیرون توان کرد از شراب ؛ (ولہ ــہ) کردہ دوش یہود را تہدید ؛ احتساب سیاستش بغبار ؛ (اردو) احتساب - کر سکتے ہیں - زبان عربی کا مصدر ہے ممنوعات شرع سے روکنا - ہندوستان کی اسلامی ریاستوں میں خدمت احتساب کے نام سے ایک خاص عہدہ قدیم سے چلا آتا ہے (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ــہ) مرے گنہ کا تو یارب کوئی حساب نہیں ؛ یہ فکر ہے کہ دم احتساب کیا ہوگا ؛

احتساب گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ تفتیش کردن و باز داشتن خلق را از ممنوعات شرع (میر معزی ــہ) زاغ باز آمد بباغ و احتساب اندر گرفت ؛ عندلیب از بیم او ہم ہی سازد نہ زیر ؛ (اردو) احتساب کرنا - (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ــہ) جو محتسب ہمیں منع شراب کرتے ہیں ؛ کچھ اپنے نفس کا بھی احتساب کرتے ہیں ؛

احتشام | بکسر اول و تای فوقانی بقول بہار خداوند حشم و خدم شدن مؤلف گوید کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فرس ترکیب دہند چنانکہ در ملحقات آید (انوری ــہ) حکم یزدان از عرض خالی بود ؛ تا گرا پوشد لباس احتشام ؛ (ظہوری ــہ) ہند گدای درش چون سر یدارائی ؛ بہ عجز سجدہ کند احتشام جمشیدش ؛ (اردو) احتشام (عربی - اردو میں مستعمل) بقول امیر

ذکر - شان وشوکت (مسرور ے) نہ شان رہ گئی باقی نہ احتشام رہا ؛ فنا کے بعد رہا کچھ تو ایک نام رہا ؛

(۱۲۲۰) **احتشام فزودن** استعمال - بمعنی شان وتزک و مرتبہ زیادہ شدن است چنانکہ انوری گوید (ے) رتبت و قدر تو مقصور است چون خورشید و روز ؛ چو نتولی را از وزارت لی فزاید احتشام ؛ (اردو) احتشام بڑھنا - رتبہ اور منزلت زیادہ ہونا -

احتشام یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید بمعنی رتبت و مرتبت یافتن است (معزی نیشاپوری ے) گر مہتران بہ دنیا یابند احتشام دنیا بدین و دانش او احتشام یافت ؛ (اردو) رتبہ پانا - شان وشوکت حاصل کرنا -

احتمال بکسر اول و تای فوقانی بقول آصفی بمعنی برداشتن مؤلف گوید کہ لغت عربی است صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی (۱) ثقل (۲) شبہ و گمان (۳) خیال استعمال کردہ اند و با مصادر فرس مرکب ہم آوردہ اند کہ در ملحقات آید (انوری ے) ہر کجا ہیبت گران دارد رکاب ؛ کوہ بر تابد عنان احتمال ؛ (ولہ ے) رفتم از خاطر نقار مین غبار سینہ نیست ؛ احتمال مہر و دشمن ہست بیم کینہ نیست ؛ و سند سوم در ملحقات آید (اردو) (۱) ثقل - (عربی اردو مین مستعمل) بقول آصفیہ مذکر - بوجھ - گرانی - (تسلیم ے) سنے کیونکر یہ گل فریاد بلبل ؛ انھین ثقل سماعت ہو گیا ہے ؛ (۲) احتمال - (عربی - اردو مین مستعمل - بقول امیر مذکر) شک - گمان - (آتش ے) تمہارے دیکھنے والے کی آنکھ اٹھا دے ؛ یہ برق طور تو بھی ہمکو احتمال نہیں ؛ (۳) خیال (عربی - اردو مین مستعمل)

بقول آصفیہ (مذکر) تصور۔ پندار۔ دہیان۔ (امیر ع) دل مرا سینہ مین کیا اتنو دو عالم مین نہین ؛ جلد یا بن کے خیال اس بت ہرجائی کا ؛

احتمال داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ خیال وگمان داشتن۔ سندش از نصیرای ہمدانی است (فقرہ) اظہار حالات خود بہ تفصیل چہ احتمال دارد۔ (ظہوری ع) با احتمال دل خویش راعبث چہ فریبم ؛ تحمل از من و رحم از تو احتمال ندارد ؛ (اردو) خیال کرنا۔ احتمال ہونا۔ (سحر ع) بغل مین بیٹھکے دل لے گئے کوئی صاحب ؛ کسی کو انکی طرف احتمال بھی ہوتا ؛ امیر نے اس شعر کو لفظ احتمال پر لکھا ہے۔

(۲۲۱) **احتمال رفتن** استعمال۔ بفتح رای مہملہ خیال وگمان کردہ شدن۔ صاحب سرگذشت استعمال این کردہ گوید کہ (فقرہ) عقلم قبول نمی کند کہ شعلہ خانم صاحب این عمل بودہ باشد اما احتمال کلی میرود زور وقوت تیمور آزادیدہ خوشش آمدہ است الخ۔ (اردو) خیال کیا جانا۔ احتمال ہونا۔ دیکھو احتمال داشتن

(۲۲۲) **احتمال کردن** استعمال۔ بمعنی گمان و شبہ کردن باشد چنانکہ انوری گوید (ع) جہان بخواست مرا بخت وشاعری فرمود ؛ کہ ہیچ عقل نمی کرد احتمال اندر ؛ (اردو) احتمال کرنا۔ بقول امیر شک کرنا (آتش ع) منظور ہوتی محبت ہمکو جو اس دہن مین ؛ اندیشہ کو نہ سوجھین وہ احتمال کرتے ؛

(۲۲۳) **احتمال کُلّی** عربی استعمال باضافت احتمال وبضم کاف وتشدید لام فارسیان بمعنی اغلب استعمال کنند سند این بر (احتمال رفتن) گذشت (اردو) اغلب (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر غالب تر۔ قوی گمان۔ یقیناً (قلق ع) اس گل کا تصور ہے اور گوشۂ تنہائی ؛ اغلب کہ

ہوس تجھکو اس رات نہ خواب آئے ؏ (۱۲۲۴) **احتمال نمودن** | استعمال - بمعنی یافتہ شدن گمان چنان کہ صاحب حکایت	آوردہ (فقرہ) بذات مبارک قبلۂ عالم احتمال صدمۂ عظمی می نمود" (اردو) احتمال ہونا - دیکھو احتمال داشتن -

احتیاج | بکسر اول و تای فوقانی - بقول بہار بمعنی نیازمندی و بالفظ آوردن وافتادن و دادن و داشتن مستعمل (الخ) مؤلف گوید کہ لغت عربی است بقول صاحب منتخب بمعنی نیازمند شدن وحاصل بالمصدرش ہمان کہ گذشت فارسیان این را بمعنی حاجت وضرورت استعمال کنند و با مصادر فرس ہم مرکب سازند کہ در ملحقات آید و انحصار بر چہار مصدر بیان کردۂ بہار نباشد (ظہوری ؎) ظہوری بر سر خوان قناعت ریزہ چینی کن ؏ کہ سیری احتیاج نیست ہرگز زر پرستان را ؏ (ولہ ؎) اجناس عشق گرچہ دل ارزان خریدہ بود ؏ در احتیاج غصہ بنقصان فروختیم ؏ (صائب ؎) با کمال احتیاج از خلق استغنا خوشست ؏ بادہان تشنہ مردن برلب دریا خوشست ؏ (انوری ؎) جود او کہ خدای آن کشور ؏ کہ ازو احتیاج مہجور است ؏ (اردو) احتیاج (عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر (مونث) حاجت ضرورت - غرض (نسیم ؎) آپ دھو لیتی ہے چہرا اپنے آب اشک سے ؏ احتیاج خدمتی رکھتی نہین منظور شمع ؏ (برق ؎) شاعر اپنے شعر مین باندھا کرین فرضا عبث ؏
بال بھر اسکو نہین موے کمر کی احتیاج ؏

احتیاج آوردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید	کہ بمعنی حاجت خود پیش کردن ولب سوال کشادن است - چنانکہ وحشی یافقی گوید -

(؎) ای صاحب متاع صباحت لطافتی ؛ کاوردہ عاجزی بدرت احتیاج خویش ؛ دارو احتیاج لانا ۔ بقول امیر کسی بات کی درخواست کرنا (انشا ؎) انشا سے اپنے اور یہ انکار حیف ہے ؛ لایا ہے وہ کبھی نہ کبھی احتیاج آج ؛

احتیاج افتادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید که واقع شدن حاجت و ضرورت باشد (طغرای مشہدی ؎) بغیر بیش زدہ سطح گیرد باج ؛ نیفتد نقط قلم احتیاج ؛ (ظہوری ؎) بعزت کسب خواری کن ترا گر احتیاج افتد ؛ لب آلایہ بدشنامم : ما گو این چنین باشد ؛ (ولہ ؎) اگر گہی بتقسیم خود دل احتیاج افتد ؛ خورم قسم بہ وفا ہای بی وفای کسی ؛ (اردو) احتیاج واقع ہونا ۔ ضرورت پڑنا ۔

احتیاج بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید معنی حاجت و ضرورت بودن (قاسمی گونابادی ؎) چنان کشوری آمدش دلنگین ؛ نبود احتیاجش بشمشیر کین ؛ (اردو) احتیاج باقی رہنا ۔ حاجت ہونا ۔ ضرورت ہونا ۔

احتیاج دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی محتاج کردن است چنانکہ ظہوری گوید (؎) بخلقش حق مدادہ احتیاجی ؛ دہد ما را برای ما رواجی ؛ (اردو) محتاج کرنا ۔

احتیاج داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید که بمعنی محتاج بودن و ضرورت و حاجت داشتن است (ظہوری ؎) بآزادی چنین ہمدوش با صد ؛ بندہ می گردم ؛ ندارم احتیاجی لیک حاجتمند می گردم ؛ (صائب ؎) اگر بسایۂ بید احتیاج خواہی داشت ؛ درآنجہان علم آہ بر فراز اینجا ؛ (ظہوری ؎) چہ احتیاج ظہوری بر ہنما دارد

دلیل راہ روان توجستجوی تو ہست ؛ (اردو)
احتیاج رکھنا - بقول امیر کسی چیز کی حاجت
رکھنا - ضرورت ہونا (کیف ؎) قبر سے
رکھتے ہین سب نام ونشان کی احتیاج ؛ ایک
عالم کو ہے درپیش اس مکان کی احتیاج ؛

(۱۲۲۵) **احتیاج شدن** استعمال - بمعنی واقع
شدن احتیاج و حاجت و ضرورت است
چنانکہ ظہوری گوید (؎) احتیاج دیدن
دیگر نشد بہ ہر کہ دید ؛ دلربایان را نباید دنگہ
گذاردداشت ؛ (اردو) حاجت رہنا -
ضرورت رہنا -

احتیاج ماندن استعمال - صاحب آنفی
ذکر این کردہ بمعنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی
حاجت وضرورت باقی بودن است (قاسمی
گونابادی ؎) چو از تیر پہلوی گردان بسی ؛ تبر کش نماند
احتیاج کسی ؛ (اردو) حاجت اور ضرورت نہ رہنا

احتیاط بکسر اوّل و تای فوقانی لغت عرب است - بقول صاحب منتخب ہوش کاری
کردن فارسیان این را بمعنی ہوشیاری استعمال کنند و با مصادر فرس ہم مرکّب سازند کہ در تحقیقات
می آید - (انوری ؎) مردمک چشم حور آبلہ دار و ؛ تا کہ درابروی احتیاط تو چین است ؛
(صائب ؎) احتیاط بیشمار آخر بہ رسوائی کشد ؛ بوی خود را فاش کرد از پردہ بسیار گل ؛ -
(اردو) احتیاط - عربی - اردو مین مستعمل) بقول امیر - مؤنث - ہشیاری سے کام کرنا و بقول
بندہ ہوشیاری (فقرۂ امیر) افسر کا ہے احتیاط سے کام کرنا چاہئے " احتیاط مزاج مین
چھو نہین گئی - جو جی مین آتا ہے کہ اٹھتے ہین "

(۱۲۲۶) **احتیاط از کف دادن** استعمال - بمعنی
احتیاط ترک کردن باشد و بے احتیاطی کار کردن
(صائب ؎) چون شود ہموار دشمن احتیاط
از کف مدہ ؛ کرہا در پردہ باشد آب زیر کاہ را ؛

(اردو) احتیاط ترک کرنا۔ احتیاط چھوڑنا۔ احتیاط ہاتھ سے دینا۔

(۱۷۷۲) (۱) احتیاط داشت | استعمال نمبر (۲)

(۲) احتیاط داشتن | بمعنی ہوشیاری کردن و محتاط شدن و ہشیار بودن باشد معاصر عجم در روزمرۂ خود استعمال این کنند و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نمبر (۱) را بمعنی اندیشہ ناک بود آوردہ (اردو) (۱) اندیشہ ناک تھا۔ میر نے اندیشہ ناک پر فرمایا ہے پرخطر۔ خوفناک۔ (۲) احتیاط کرنا (دیکھو احتیاط کردن) محتاط ہونا۔

(۱۷۷۳) احتیاط کردن | استعمال۔ بمعنی ہشیار بودن و ہشیاری کردن است صاحب سرگذشت گوید (فقرہ) البتہ شمار احتمال کار خود میدانم احتیاط می کنند " (اردو) احتیاط کرنا۔ (امیر)

احدی | بفتح اول۔ بہار گوید کہ در ہندوستان گروہی از منصب داران کہ در عرف حال بہتیر انداز ان مشہور اند و این جماعۂ تنہا منصب ذات دارند و سواران تابین ندارند و این اصطلاح از عہد اکبر بادشاہ است و ظاہرا بہمین معنی در ایران نیز۔ فرماید کہ ظاہرا مرکب است از (احد) و یای نسبت زیراکہ این جماعت تنہا منصب ذات دارد (محسن تاثیر ع) شہرۂ راہ سخن باقدش از نابلدی است ؛ الف شمع بہ پیش قد شوخش احدی است ؛ خان آرزو در چراغ گوید کہ بعضی از زبان دانان گویند کہ (احدی) بمقابلۂ جماعت است چہ جمعی نوکر و ملازم در جماعت باشند و گروہی تنہا نوکر شوند درین صورت کنایہ از تنہا و بیکس خواہد بود (انتہی) صاحب غیاث فرماید کہ احدی از طرف بادشاہ برای اجرای حکمی بر امرا متسلط می شود مؤلف گوید کہ در اصطلاح سلاطین مشرقی ملازمت را بر دو قسم منقسم کردہ اند (۱) ملازمت آوردہ (۲) احدی۔ بمعنی فدائی

(صاحب آوردہ) کسی است کہ ملازمتش با افراد لشکر باشد از پیادگان و احدی کسی کہ صرف ملازمت ذاتی دارد و اکثر احدیان در خدمت خاص سلاطین می باشند و این نوعی از افتخار شان است کہ ملازم ذات اند و تعلق بہ آوردہ کسی ندارند الحاصل در کلام محسن تاثیر استعمال یافتہ بمعنی مطلق خدمتی است (اردو) وہ ملازم جو ذاتی نوکر ہو اور کسی دوسرے کے آوردہ مین نہ ہو۔ اصطلاح دفتری سلطنت آصفیہ مین (صاحب آوردہ) اس جمعدار کا نام ہے جس کے تحت اور (بر آورد تنخواہی) مین انکی ماتحت فوج ہو۔ امیر نے لفظ احدی پر فرمایا ہے کہ اکبر بادشاہ کے وقت مین ایک قسم کے منصبدار (کہ وہ تیر انداز تھے) اسی لقب سے مشہور تھے انکے ہمراہ سوار اور پیادے نہین ہوتے تھے آپھی نے لکھا کہ محاورہ مین کاہل اور سست کو بھی (احدی) کہتے ہین جیسے (اسیر ع) نہین اٹھ سکتے ہین بستر سے ذرا بھی منعم ؛ احدیون مین نہ گنے جائین یہ آرام پسند ؛

احرام | بکسر اول بقول بہار در حرم شدن و در عرف شرع آنست کہ حاجیان برخود لباس دوختہ و استعمال خوشبوئیہا و اصلاح ریش و مجامعت وغیرہ را حرام گردانند و بلفظ بستن و داشتن مستعمل۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی احرام بستن ہم آمدہ۔ بالجملہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر و مجازاً بمعنی قصد و ارادہ استعمال کنند و با مصادر متعددہ فرس آوردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ع) کردہ شوق حرم سبک گامم ؛ نیست بر دوش بار احرامم ؛ (ولہ ع) ز نظر کعبہ باحرام ویر عریانم ؛ بتان بند ز راہ حجاز افگندند ؛ (اردو) احرام (عربی۔ اردو مین مستعمل) بقول امیر (مذکر) حرم مین جانا اور بعض حلال اور مباح چیزون کو اپنے اوپر حرام کرنا۔ جب لوگ حج کرنے جاتے ہین تو

زیارت خانۂ کعبہ کے قبل مقامات معینہ سے چند باتیں ترک کرتے ہیں۔ جیسے سیا ہوا کپڑا پہننا۔ خوشبو کا استعمال کرنا۔ اور اصلاح ریش و بروت وغیرہ (آتش ـہ) وحشت میں کعبے کو جو گیا کوے یار سے ٭ سلتے جنون نے جامۂ احرام کے لئے ٭ آپ فرماتے ہیں کہ مجازاً قصد و نیت کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۱۲۱۹) **احرام ازسرگرفتن** (مصدر اصطلاحی) ازسرنو احرام بستن باشد چنانکہ صائب گوید (ـہ) باید ازسرگیرد احرام حریم کعبہ را ہم ٭ پای را زیر پا گر خار رغافل بشکند ٭ (اردو) ازسرنو احرام باندھنا۔

(۱۲۲۰) **احرام برداشتن** استعمال - بمعنی احرام را باقی نداشتن و خلاف ورزی احکام احرام کردن (ظہوری ـہ) بتجرد از گران باران ٭ این راہست و رماند ٭ بحرمان حرم سالک ٭ اگر احرام بردارد ٭ (اردو) ترک احرام کرنا۔

احرام بستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از محقق ساکت مؤلف گوید کہ (۱) قواعد احرام را لازم کردن است (۲) بمعنی قصد کردن جای ہم مطلقاً (طالب آملی لہ) خوشا کعبہ ایست کوی تو کز لذت طواف ٭ با رہروان بہر قدم احرام بستہ ایم ٭ (ظہوری ـہ) خوش آن گروہ کہ آسے باہ پیوستند ٭ کنند نافہ احرام کنگری بستند ٭ (صائب ـہ) چو احرام تماشای چمن آن سیم بر بندد ٭ ز طوق خود بخدمت سرو را طوق کمر بندد ٭ (والہ ـہ) چہ آسا نسبت بابی برگی احرام سفر بستن ٭ کہ ہم مرکب بود بی توشہ دامن بر کمر بستن ٭ (اردو) احرام باندھنا۔ بقول امیر حرم محترم میں داخل ہونے کی شرطیں بجالانا (بحر ـہ) قسمت میں داخلہ ہو تو احرام باندھئے ٭ حج سے زیادہ گشت دیار وطن کی ہے ٭ (۲) احرام

باندھنا بمعنی قصد کرنا - (میرحسن ره) سو گئے
وہین جا کے ہم آرام سے ابتو ؛ باندھا ہی
ترے کوچے کا احرام سفر مین ؛

احرام بند | استعمال - بقول بہار آنکه
احرام بسته باشد مؤلف گوید که اسم فاعل
ترکیبی است از مصدر (احرام بستن) که گذشت
(ابو طالب کلیم ره) طراوت که از جان
ہواخواه تست ؛ ز احرام بندان درگاه تست ؛
(اردو) احرام باندھا ہوا -

احرام تازه شدن | استعمال - لازم
(احرام از سر گرفتن) است که گذشت و معنی
تازه شدن قصد ہم مطلقاً - چنانکه عرفی گوید
(ره) بازم بطوف میکده احرام تازه شد ؛
ذوق ہوسہای لب جام تازه شد ؛ (اردو)
احرام تازه ہونا - قصد تازه ہونا -

احرام داشتن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
گوید که (۱) درحالت احرام بودن و (۲) مجازاً
بمعنی اراده داشتن (بیدل ره) احرام تماشای
گلستان که داری ؛ ای دیدهٔ حیران ثمرهٔ بزدهٔ
باز ؛ (اردو) (۱) حالت احرام مین ہونا -
(۲) اراده رکھنا - قصد رکھنا (آتش ره)
کاٹ کر پر مطمئن صیاد بے پروا نہ ہو ؛ روح
بلبل کی اراده رکھتی ہے پرواز کا ؛

احرام گرفتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت صاحب تحقیق
گوید که (۱) احرام بستن است مؤلف عرض
کند که (۲) تصور و خیال چیزی بدل پیدا کردن
ہم (انوری ره) حرم کعبهٔ ملکش چو بنا کرد قضا ره
شیر لبیک زد و آہو بره احرام گرفت ؛ (صائب ره)
کرده یعقوب صفت مایهٔ نظاره سپید ؛ چشم
نرگس به تماشای تو احرام گرفت ؛ (وله ره)
درین دوروزه ہستی ازگرفتاری مشو غافل ؛
که مرغ دوربین در بیضه احرام قفس گیرد ؛

(اردو) (۱) دیکھو احرام بستن (۲) تصور یا خیال پیدا کرنا۔

احرام نماز بستن استعمال۔ عقد نماز بستن ونیت نماز کردن است کہ مقصود از آغاز نماز است چنانکہ صائب گوید (ع) باوضوی دیگران می بندد احرام نماز۔ تازہ وارو ہر کہ روی خود آب دیگران ۔ (اردو) نماز کی نیّت باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (نیت باندھنا) پر فرمایا ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔ (۱۲۲۲)

احرامی استعمال۔ بقول بہار (۱) آنکہ احرام بستہ باشد وارستہ گوید کہ (۲) چادر نادوختہ کہ حاجیان پوشند مؤلف گوید کہ ازسندیکہ پیش کردہ بہار سیکشا یکہ بر لفظ احرام یای مجہول آوردہ ودرسامان احرامی من جہ چادر نادوختہ از آن گفت وآنچہ بہار یای نسبت معروف گرفتہ است بخیال ما از سندش تصدیق خیالش نمیشود پس سند بہار برای معنی دوم باشد مناسب اند اہم باشتنادہمین شعر با وارستہ اتفاق (ابوطالب کلیم ع) محرم کوی تو ماہر روز گردد آفتاب ۔ از دو صبح آسمان سامان احرامی کند۔ (اردو) (۱) احرام باندھا ہوا (۲) احرام کی چادر۔

احریض بقول برہان بکسر اوّل ورای بی نقط وسکون ثانی وتحتانی وضاد نقطہ دار رومیست کہ کلف را زائل کند وآنرا اصفہانی گل کافشہ وبعربی عصفر خوانند صاحب ہفت واتند ہمزبان برہان صاحب محیط بر معصفر فرماید کہ بضم میم وفتح عین مہملہ وسکون صاد مہملہ وفتح فا وسکون رای مہملہ مرادف عصفر وبر عصفر نویسد کہ اسم عربی است ومعصفر وطوران واحریض وخریع ہم وبفارسی بہرم وبہرمان وکابشہ وکافیشہ وگل کافشہ وگل مشق ورنگ زعفران وبہندی کسم وکسنبہ وآن گلی است معروف کہ ازان پارچہا رنگین سازند۔ بستانی وبرّی باشد واز مطلق آن بستانی مراد است بقول شیخ الرئیس گرم

در اوّل وخشک در دوّم ودران قبض معتدل مع انفاخ - منقی کلف وبہق - مقوی جگر ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ طرز بیان ہر سہ اہل لغت اول الذکر احریض را فارسی قرار می دہد ولیکن از منتہی الارب تصدیق می شود کہ (احریض) لغت عرب است (اردو) کسم یا کسمبہ - بقول صاحب آصفیہ (سنسکرت) مذکر - کرڑ کا پھول جس سے شہاب نکلتا ہے اور لال کپڑے رنگے جاتے ہیں - عصفر - گل کاجیرہ - گل کاثیرہ -

احساس | بکسر اوّل بقول صاحب منتخب لغت عرب است بمعنی دیدن ویافتن و دانستن (الخ) صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند وبا مصدر کردن مرکب کردہ بمعنی مصدر آورند کہ در ملحقات آید - (اردو) احساس کہہ سکتے ہیں - (فی البدیہہ جلیل جانشین امیر مغفور ؔ) اسکو ہمدرد بنائیں کیونکر ٭ جسکو کچھ درد کا احساس نہ ہو ٭

احساس کردن | استعمال - بقول میرزا نصراللہ فدائی صفاہانی در فرہنگ دیوان قصائدش دریافتن ودرک کردن چیزی است بمیانجی یکی از حواس خمسہ (منہ ؔ) چاکر آنجا کہ وہم وقیاس ٭ نتوانند کردنت احساس ٭ خدمت غارجی بر وشتاب ٭ لیک چون پای ہمتش در کریاس ٭ بدوزانو بنفیت وخاک بوس تا دیدہ اش کن بسطح خاک مماس ٭ (اردو) احساس کرنا

احسان | بقول بہار نیکوئی کردن ونیکو داشتن چیزی را وبا لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است صاحب منتخب ذکر این کردہ - فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند وبا مصادر متعددہ فرس این را مرکب کردہ معنی مصدری ازو پیدا کنند

کہ در ملحقات آید (صائب ؎) سرخرو می گردد از ریزش کف احسان ما ٭ چون خزان
در برگ ریزانست گلریزان ما ٭ (نوری ؎) ہمش بحیلۂ امن اندرون دوش وطیور
ہمش بسایۂ احسان درون رجال و نسا ٭ (اردو) احسان (عربی - اردو مین مستعمل باتفاق
امیر (مذکر) کسی کے ساتھ نیکی کرنا - اچھا سلوک بھلائی (فقرۂ امیر) ہمارے اوپر اون کے
بڑے احسان ہین" (سحر ؎) ہنس کے کچھ بات جو کی دیدیئے لاکھون گویا ٭ ہے ان
احسان فراموشون کا احسان نیا ٭

(۱) **احسان بہشت** اصطلاح - باضافت احسان بقول بہار احسان کلی و تمام (محمد سعید اشرف ؎) جانب میخانہ رو بگذر از مسجد کاندر وش گر بیامرزند رندت احسان بہشت می کنند ٭ قولہ کہ درین اشارت است بآن کہ میخانہ محل وفا وصلح کل است نہ مقام اذیت و مکافات برخلاف مسجد کہ اگر از کسی در آنجا لغزشی سرزند و تقصیری واقع شود اہل مسجد عفونمی کنند و بالفرض اگر عفو کنند این را بزعم خود چنان می پندارند کہ احسان بہشت کردہ اند پس بہتر آنست کہ از مسجد اعراض کنی و بہ میخانہ بروی مؤلف فاضل فرہنگ آنندراج ہم ہمزبان تیک چند بہار است ما عرض کنیم کہ احسان بہشت مرکب اضافی است بمعنی احسانیکہ متعلق بہ بہشت است یعنی نتیجۂ احسان اسلام آن باشد کہ گناہ تو معاف شود و داخل بہشت شوی سعید اشرف از معنی لفظ بہشت ظرافت کردہ است کہ از مصدر ہشتن ماضی ہم باشد بمعنی (فروگذاشت) و (رہا کرد) شاعر گوید کہ اہل میخانہ ترا می گذارند - چنانکہ اہل مسجد یعنی اہل اسلام اگر گناہ را ہم بخشند احسان بہشت می کنند یعنی ترا در صلۂ اعمال چیزی عطا شود

کہ معنی او (فروگذاشت) است - ما ہیچ نمیدانیم
کہ بہار معنی کلّی و تمام از لفظ بہشت چگونہ پیدا
کرد و از کجا آورد و فاضل نقل نگار چگونہ بر نقل بہار
قناعت کرد (قائل) بسیار عجب از خان آرزو
و صاحب بحر است کہ مصدری اصطلاحی
یعنی - - - - - - - - - - - -

(۲) احسان بہشت کردن بتبعیۂ ہمین

شعر اشرف قائم کردہ اند و معنی آن (احسان زبان کلّی کردن) نوشتہ اند فافہم کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد و کسی بہشت را بمعنی کلّی و تمام نیاورد بخیال ما تسامح اوّلین از خان آرزوست و پس ازان بہار نقلش کرد و صاحب آنند عکسش برداشت امّا صاحب بحر خبر این نیست کہ بر خان آرزو اعتمادی کرد - (اردو) (۱) بہشت کا احسان یعنی وہ احسان جس سے بہشت ملے (۲) زیادہ احسان کرنا - بہت احسان کرنا -

(۱۲۲۶) **احسان بی لاف** اصطلاح - باضافت احسان از قبیل بخشش بی منّت باشد یعنی احسان مخفی کہ محسن ازان لاف نزند چنانکہ انوری گوید (س) بخشش بی منّت و احسان بیلافت کنند ۞ ابر و دریا را ز خجلت خشک چون رود و سراب ۞ (اردو) مخفی احسان - یعنی ایسا احسان کہ ایک ہاتھ کی خبر دوسرے ہاتھ کو نہو -

احسان جُستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ امید احسان داشتن باشد و احسان طلب کردن ظہوری (س) ز چرخ جفا پیشہ احسان مجوی ۞ مروّت ندارد بدستان بگوی ۞ (اردو) احسان کی امیدّ رکھنا - احسان چاہنا -

احسان دیدہ بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف احسانمند یعنی کسی کہ در حق وی احسان و فائدہ از شخصی رسیدہ باشد

حیف است کہ سندی پیش نشد۔ (اردو) دیکھو
احسانمند۔

احسان کردن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ نیکوئی با کسی کردن (اسحق یزدی ع)
چہ احسانہا کہ من با خویش کردم ٭ (صائب
سہ) ہمت ذاتی بجود است از گدا
محتاج تر ٭ از کریمان خواستن احسان سائل
کردن است ٭ (ولہ سہ) در فشاندن گر کند تقصیر
از دون ہمتیست ٭ ہر کہ احسان ہمچو ابر از کیسۂ دریا
کند ٭ (ولہ سہ) سائلان از شرم احسان آب
می گردند ومن ٭ میشوم آب از حیا با ہر کہ احسان
می کنم ٭ (انوری سہ) گردون جگرم داد کہ
احسان نہ زول کرد ٭ احسان تو آن بود کہ نان
بجگر آمد ٭ (اردو) احسان کرنا۔ بقول امیر
سلوک کرنا۔ مہربانی اور بھلائی کرنا۔ (قلق
سہ) ایک ہو تو سلوک کیجے بیان ٭ سیکڑون
طرح کے کیے احسان ٭ (آتش سہ) چشم بینا
بھی عطا کی دل آگہ بھی دیا ٭ میرے اللہ نے
مجھپر کیے احسان کیا کیا ٭

احسانمند | استعمال۔ بقول صاحب
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف احسان
دیدہ ودیگر کسی ذکر این نکرد۔ در روز مرۂ معاصرین
عجم شنیدہ ایم صاحب برہان بر لفظ مند
گوید کہ بروزن قند بمعنی صاحب وخداوند
باشد و بیشتر در آخر کلمات آید ہمچو دولتمند
بمعنی صاحب دولت وارجمند بمعنی صاحب
وخداوند قدر و قیمت وحاجتمند و دردمند
ازین قبیل است بمعنی صاحب حاجت ودردناک (الخ)
پس احسانمند صاحب احسان باشد یعنی
کسیکہ باو احسان رسیدہ است ممنون وشکرگزار
را توان گفت (اردو) احسانمند (فارسی
اردو مین مستعمل) بقول امیر ممنون۔ شکرگزار
(اسیر سہ) گرد کلفت نے چھپایا غسل احسان نے

دیا ۔ گورکن کا مین نہ احسان مند ہون غسّال
کا ۔ (میر ے) جو تک بھی سایہ گستر ہوگا تو اس
خشک مزرع پر بہت ہم ہون گے احسان مند
اے ابر کرم تیرے ۔

احسان نہادن | استعمال ۔ احسان کردن و نمایاں (۱۷۷۴)
اظہار احسان کردن مرادف منّت نہادن
چنانکہ صائب گوید (ے) شد سخن در روزگار
ما چنان کاسد کہ خلق ۔ از شنیدن بر سخنور منّت ...

احسان نہند ۔ (اردو) خواہ مخواہ احسان
جتانا ۔ رکھنا ۔ امیر نے احسان جتانا ۔ احسان
رکھنا) کا ذکر فرمایا ہے بمعنی سلوک کرکے اسکا
اظہار کرنا (داغ ے) مجھ سے کہتا ہے یہ احسان
جتا کر ظالم ۔ ہم سوا تیرے کسی پر بھی ستم کرتے
ہین ۔ (رشک) بعد ایذا دینے کے احسان تو کہتے
نہین ۔ اہل دنیا کی بھلائی سے برائی
خوب ہے ۔ صرف (احسان جتانا) ہی کہہ سکتی ہین

احسنت | بقول بہار بمعنی آفرین و بالفظ زدن و گفتن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب
بفتح اوّل و سین مہملہ بمعنی خوب کردی بزبان عرب ہم استعمال این بموقع آفرین آمدہ نہ صرف
بہمین معنی استعمال مفرد این کنند بلکہ این را با مصادر فرس مرکب ہم چنانکہ در ملحقات آید ۔
(انوری ے) زیراکہ روزگار ترا نیک بندہ ایست ۔ احسنت ایخدای نگہ دار روزگار ۔
(ولہ ے) فاروق حق و باطل روی زمین تو ئی ۔ احسنت ۔ شاد باش زہی حق گذار ملک ۔
(اردو) احسنت (عربی) بقول امیر بمعنی آفرین ۔ مرحبا ۔ (ذوق ے) سن کے یہ مصرعے
لکھا مدح میں اسکی مطلع ۔ جسپہ احسنت کہین مجھکو لبید و عمق ۔

(۱) **احسنت بر آمدن** | استعمال صاحب آنند کردہ ازمعنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ
(۲) **احسنت برخاستن** | آمعنی ذکر نمبر (۲) از ان نمبر (۱) پیدا است کہ بمعنی صدای تحسین

و آفرین بلند شدن است (فیضی سـه) چون
جرعه فشان شوم بر ایام ٭ احسنت بر آید از
می و جام ٭ (اردو) صدای تحسین و آفرین
بلند ہوتا -

احسنت خاستن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
گوید که مرادف احسنت بر آمدن است که گذشت
(قاسمی گونابادی سـه) قلم را چنان در سخن
کن علم ٭ که احسنت خیزد ز لوح و قلم ٭ (اردو)
دیکھو احسنت بر آمدن -

احسنت زدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که
بمعنی احسنت گفتن است یعنی آفرین
و تحسین کردن (معزّی نیشاپوری سـه) ہمی
زنند شمار استارگان احسنت ٭ ہمی کنند دعا
را فرشتگان آمین ٭ (اردو) احسنت کہنا
دیکھو (احسنت) آفرین او تحسین کرنا - دیکھو
آفرین کردن -

احسن تقویم | اصطلاح - باضافت احسن
بقول صاحب بحر کنایه باشد از صورت انسان
مؤلف گوید که ہر دو لفظ عربی زبان است
و معنی لفظی این بهترین قوام باشد کما قال
الله تعالی لقد خلقنا الانسان فی احسن
تقویم " فارسیان احسن تقویم کنایه انسان
را گفته اند - صاحب مؤید این را بمعنی روی
خوب آورده فرماید که نیک پی ہم و در تفسیر
است راست قامت و نیکو صورت انتهی
(اردو) انسان (عربی - اردو مین مستعمل)
بقول امیر (مذکر) بنی آدم - آدمی - امیر سـه
میرے مالک نے مرے حق مین یہ احسان کیا ٭
خاک ناچیز تھا مین سو مجھے انسان کیا ٭

(۱) احسنت گفتن | استعمال (۱) صاحب آصفی ذکر این کرده
(۲) احسن گفتن | از معنی ساکت مؤلف گوید
که بمعنی آفرین گفتن باشد و مخفف این نمبر (۲)

آمده (معزی نیشاپوری سله) اگرچه شعر مرا گفته بسی
احسنت ٭ وگرچه در حق من کرده بسی احسان ٭

(فردوسی ع۳) فلک گفت احسن ملک گفت زه ٭
(اردو) احسنت کہنا - دیکھو احسنت -

احضار بکسر اوّل لغت عرب است - بقول صاحب منتخب حاضر کردن و دیدن اسپ فارسیان نیز بمعنی طلب کردن استعمال کنند چنانکه صاحب سرگذشت آورده "صمد بیگ فراشباشی عزیز آقای پیشخدمت باشی با دو سه نفر پیشخدمت دم در نشسته اندو در زیر طالار عارضین نزد قدیر بیگ نائب ایشیک آقاسی منتظر احضار اند" صاحب روزنامه هم این را بمعنی حاضر و ملاقات کنانیدن نوشته معاصرین عجم استعمال این با مصدر کردن هم کنند که در ملحقات آید بالجمله استعمال این بمعنی حاضری و باریابی و ملاقات است - (اردو) باریابی - مؤنث - حاضری - ملاقات -

احضار کردن استعمال - بمعنی حاضر کردن است - معاصرین عجم در روزمرهٔ خود استعمال این کنند و صاحب حکایت هم آورده (۱۲۲ ق)

"عظیم بیگ پیشخدمت باشی را احضار کرده می فرماید که سفارش کن برای من الخ"
(اردو) حاضر کرنا -

احکام بفتح اوّل لغت عرب است بقول صاحب منتخب (۱) جمع حکم بمعنی حکمها و بالکسر (۲) استوار کردن فارسیان استعمال این را با مصادر و ترکیب فرض کرده اند که در ملحقات می آید و احکام بالکسر بمعنی حاصل بالمصدر آورده اند سندش بز (احکام گرفتن) (انوری سله) تو لیّ آنکس که کشیده است بر اوراق فلک ٭ خطوات قلمت خط خطا بر احکام ٭ (اردو) (۱) احکام (عربی) - اردو میں مستعمل - بقول امیر حکم کی جمع (فقرۂ امیر) غور سے دیکھو تو لغت کے تمام احکام حکمت کے موافق ہیں" (منتظر سه) پھانسی ہی آج اسکو بندھیں شکنین کل

اسکی ؂ ہیں زلف کی سرکار کے احکام نرالے ؂ (۲) استواری پائداری مضبوطی - مونث -

(۲۷۷۵) **احکام راندن** استعمال - نفاذ احکام کردن است چنانکہ انوری گوید (ص) راندۂ بجہان تو آن احکام ؂ کز خجالت رخ زمانہ تراست ؂ (اردو) احکام جاری کرنا -

(۲۷۷۶) **احکام قضا** استعمال - باضافت احکام و بفتح قاف نوشتۂ تقدیر و حکم ہای قضا وقدر است چنانکہ انوری آوردہ (ص) بر احکام قضا حکم تو قاضی ؂ بر اسرار قدر علم تو قادر ؂ (اردو) تقدیر کا لکھا - بقول آصفیہ مذکر - نوشتۂ ازلی - خط تقدیر ہم کہتے ہیں کہ احکام قضا و قدر یہی کہہ سکتے ہیں -

(۲۷۷۷) **احکام گرفتن** مصدر اصطلاحی - بکسر اول بمعنی استواری حاصل کردن است چنانکہ انوری گوید (ص) مدار عدل رکن الدین و دنیا ؂ کہ ملک از وی گرفت احکام و بنیاد ؂ معنی بیا دکہ درینجا احکام بمعنی دوم است کہ بر لفظ احکام گذشت (اردو) استواری حاصل کرنا - استحکام پانا - مستحکم ہونا -

احلب و یا بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی و فتح لام وسکون بای ابجد وکسر دال بی نقطہ و تحتانی بالف کشیدہ وبسریانی گیاہی است شیر دار کہ در صحراہا و بیشتر در کنار جویہا رویدو رنگ ساق آن بسرخی مائل است و آنرا بشیرازی گاو نبسطونک خوانند - گویند اگر گاو قدری از ان بخورد بمیرد وگوسفند را مضرتی نرساند - شیر آن قلع دندان می کند بی درد - اگر دو درم از شیر آن بکسی دہند البتہ بکشد تو باوجرب را نافع باشد صاحبان ہفت واند ہم ذکر این کردہ اند - صاحب محیط بر شبرم فرماید کہ بضم اول و رای مہملہ و کسر اول وسوم نیز یونانی سطوسا و فیتوس و در بربری تاموت و بشیرازی گاو کشک - کاتیلنونک و کاتیلونک نیز نامند - شیر این قوی تر از کل اجزا - گرم در اول سوم و خشک در آخر دوم جہت استسقای زقی

و قولنج و درد مفاصل نافع و طلای آن جهت قوبای تر و خشک بےبدیل و منافع بسیار دوا دارد بترکیب خاص - استعمال این تنها جایز نیست بدل این قثّا، الحمار بادآورد یون (۲) ارس شبرم ایک مشہور دوا جس کو زہریلی گھانس کہتے ہین - فارسیون نے اسکو گاوکش کہا ہے صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے -

(۱) احمدِ پارینه | اصطلاح - باضافت احمد بقول بہار اشارت بخود یا شخص غایب نظر بر حال سابق و این ماخوذ است از مصرع مشہور که مثل شده (ع) من همان احمد پارینه که هستم هستم ؛ و فرماید که از اہل زبان مسموع است که گاهی صیغۂ ماضی را بجای صیغۂ حال و گاهی بالعکس نیز استعمال کنند چنانچه درین مصرع هستم اول بمعنی اقل است (میرخسرو ـه) تو بہ زمی کرده بود دل چو تو ساقی شدی ؛ باز همان حال شد احمد پارینه را ؛ مؤلف گوید که احمد پارینه قصّه طلب است که مردی بود (احمد) نام رندانه بسر می کرد و بصحبت علما صالح شد و باز رندی اختیار کرد و هم برین دو ر تسلسل در حالت رندی داعی اجل را لبیک گفت و فارسیان قصّه اش را ضرب المثل و داخل روزمرّه کردند و احمد پارینه را اشاره گردانند به بیان وجود حالتی که در زمانه گذشته بود آنچه بہار نسبت هستم هستم) اول را بمعنی ماضی گرفته استعمال فرس بیان می کنم هیچ است و این محاوره خاص باشد ذکرش در ردیف هاى هوّز کنیم انشاءالله بالجمله چون کسی با کسی که مصیبتی یا مرضی داشت ملاقی شود و از حال مرض یا مصیبت بپرسد او بجوابش مصرع ثانی را بطور مثل بزند یا مصرعه اول الذکر را خواند مقصود ازین جواب همین باشد که چنانکه بودم همچنان هستم و افاقه که دست داده بود کالعدم شد الا دوقی

دکن مین (احمد پارینہ) کے عوض (وہی بھٹیاری) کہتے ہین - عام او ر بازاریون کی زبان پر یہ مصرع ہے (وہی - - - بھٹیاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے) نیز کہتے ہین "جیسا ہون ہون" "یعنی جو حالت تھی وہی اب بھی ہے" "کوئی نئی بات نہین ہے" یا کہتے ہین "جو کیفیت پہلے تھی وہی اب بھی ہے" یا کہتے ہین "جو کیفیت پہلے تھی پھر وہی ہوگئی" یعنی درمیان مین جو افاقہ ہوا تھا وہ اب باقی نہین رہا واضح ہو کہ صاحبان اردو نے بعض فرضی شخص کے لئے (احمد) کا لفظ استعمال کیا ہے - جیسے (احمد کی پگڑی محمود کے سر) اور (احمد کی ڈاڑھی بڑی یا محمود کی) اور (احمد محمود) معنی کوئی ہو کسی باشد دیکھو (امیر اللغات) -

احمدِ زمجی | استعمال - باضافت احمد - صاحب مؤید ذیل لغات فرس بہ جیم عربی آوردہ

احمدِ زمجی | گوید کہ یکی از سران لشکر ابومسلم مروزی است و صاحب آنند در حلیۂ لفظ مؤید ریش

احمدِ زمچی | و بقول صاحب ہفت بہ جیم فارسی یکی از سران لشکر بو مسلم کہ شجیع و مرد انہ بود وضمیمہ برہان متفق با ہفت - صاحب بہار عجم بجای حرف ہفتم حای مہملہ نویسد و گوید کہ نام مردی صاحب خوارق عادات کہ قصہ خوانان وضع کردہ اند و در قصہ ابومسلم مروزی اکثر ذکر او می آید مخفی مباد کہ (زمج) و (زمح) ہر دو لغت عرب است اول بقول صاحب منتخب بالفتح پر کر ن و بفتحتین خشم گرفتن و دوم ہم بقول - بالضم و تشدید میم مفتوح مرد کوتاہ قد زشت رو و فرومایہ پس در آخر ہر سہ یاے نسبت و ما را با صاحبان برہان و ہفت اتفاق است بمعنی احمد خشمگین فارسیان جیم عربی را با جیم فارسی بدل کردہ باشند (اردو) احمد زمچی - ایک خاص شخص کا نام تھا جو لشکر ابومسلم کا سردار تھا قصہ خوانون نے قصہ ابومسلم مروزی مین اسکا ذکر